بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 26

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

10 ذوالحجہ 1444 ہجری قمری ● 29 احسان 1402 ہجری شمسی ● 29 جون 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ
اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰی فِیۡ جَہَنَّمَ
مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا

(بنی اسرائیل:40)

ترجمہ: اور تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنا ورنہ تو جہنم میں ملامت زدہ (اور) دھتکارا ہوا پھینک دیا جائے گا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جون 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

نبی وہ ہوتے ہیں جن کا تبتل الی اللہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ خدا سے کلام کرتے اور وحی پاتے ہیں

صدیق وہ ہوتے ہیں جو صدق کی تمام راہوں سے پیار کرتے ہیں اور صدق ہی چاہتے ہیں

شہید ایسا قوی الایمان انسان ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ ہو

صالحین کے اندر کسی قسم کی روحانی مرض نہیں ہوتی اور کوئی مادہ فساد کا نہیں ہوتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (الفاتحۃ:6) میں اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کی راہ طلب کی گئی ہے اور مَیں نے کئی مرتبہ یہ بات بیان کی ہے کہ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ میں چار گروہوں کا ذکر ہے۔ نبی، صدیق، شہید، صالح۔ پس جبکہ ایک مومن یہ دعا مانگتا ہے تو ان کے اخلاق اور عادات اور علوم کی درخواست کرتا ہے۔ اس پر اگر ان چار گروہوں کے اخلاق حاصل نہیں کرتا، تو یہ دعا اُس کے حق میں بے ثمر ہوگی اور وہ بے جان لفظ بولنے والا حیوان ہے۔ یہ چار طبقے اُن لوگوں کے ہیں، جنہوں نے خدا تعالیٰ سے علومِ عالیہ اور مراتب عظیمہ حاصل کیے ہیں۔ نبی وہ ہوتے ہیں جن کا تبتل الی اللہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ خدا سے کلام کرتے اور وحی پاتے ہیں اور صدیق وہ ہوتے ہیں جو صدق سے پیار کرتے ہیں۔ سب سے بڑا صدق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور پھر دوسرا صدق مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ہے۔ وہ صدق کی تمام راہوں سے پیار کرتے ہیں اور صدق ہی چاہتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو شہید کہلاتے ہیں۔ وہ گویا خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ شہید وہی نہیں ہوتا جو قتل ہو جائے۔ کسی لڑائی یا وبائی امراض میں مارا جاوے، بلکہ شہید ایسا قوی الایمان انسان ہوتا ہے، جس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ ہو۔ صالحین وہ ہوتے ہیں جن کے اندر سے ہر قسم کا فساد جاتا ہے۔ جیسے تندرست آدمی جب ہوتا ہے تو اس کی زبان کا مزا بھی درست ہوتا ہے۔ پورے اعتدال کی حالت میں تندرست کہلاتا ہے۔ کسی قسم کا فساد اندر نہیں رہتا۔ اسی طرح پر صالحین کے اندر کسی قسم کی روحانی مرض نہیں ہوتی اور کوئی مادہ فساد کا نہیں ہوتا۔ اس کا کمال اپنے نفس میں نفی کے وقت ہے اور شہید، صدیق، نبی کا کمال ثبوتی ہے۔ شہید ایمان کو ایسا قوی کرتا ہے گویا خدا کو دیکھتا ہے۔ صدیق عملی طور پر صدق سے پیار کرتا اور کذب سے پرہیز کرتا ہے۔ اور نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ ردائے الٰہی کے نیچے آجاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کمال کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہو سکتے اور مولوی یا علماء کہتے ہیں کہ بس ظاہری طور پر کلمہ پڑھ لے اور نماز روزہ کے احکام کا پابند ہو جاوے اور اس سے زیادہ ان احکام کے ثمرات اور نتائج کچھ نہیں اور نہ ان میں کچھ حقیقت ہے۔ یہ بڑی بھاری غلطی ہے اور ایمانی کمزوری ہے۔ انہوں نے رسالت کے مدعا کو نہیں سمجھا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 465، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقوق العباد کی اہمیت

(2298) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ آتا جس پر قرضہ ہوتا، آپؐ پوچھتے: آیا اس نے اپنا قرضہ چکانے کیلئے کچھ مال چھوڑا ہے اگر لوگ کہتے: ہاں تو آپؐ اس پر نماز جنازہ پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ نے آپؐ کو فتوحات دیں تو آپؐ نے فرمایا: مَیں مسلمانوں کا اُن (کے رشتہ داروں) سے بھی زیادہ قریبی ہوں۔ اس لئے مومنوں میں سے جو فوت ہو اور وہ قرضہ چھوڑ جائے تو اسکا ادا کرنا میرے ذمے ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اسکے وارثوں کا ہے۔

☆ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ: فقہاء نے اس ضمن میں یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ مقروض کی نماز جنازہ نہ پڑھنا بطور تحریم ہے یا تعزیر؟ تا لوگوں کو حقوق العباد کی ادائیگی کی فکر رہے اور اسے معمولی نہ سمجھیں۔ (عمدۃ القاری جزء 12 صفحہ 126) لیکن اگر مقروض کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہوتا تو صحابہ سے نہ کہا جاتا کہ وہ پڑھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ صورت تحریمی نہیں بلکہ تعزیری تھی۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الکفالۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

آج تک ایک شخص بھی دُنیا میں ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے دعویٰ کیا ہو کہ مجھے ان بتوں کے ذریعہ سے خدا مل گیا ہے اور وہ میری دعائیں سنتا اور قبول فرماتا ہے اور دنیا نے اس کی قبولیت دعا کے نشان دیکھے ہوں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 43 قُلۡ لَّوۡ کَانَ مَعَہٗۤ اٰلِہَۃٌ کَمَا یَقُوۡلُوۡنَ اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰی ذِی الۡعَرۡشِ سَبِیۡلًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شرک کے مضمون کو پھر بیان کیا ہے لیکن اس میں ایک نئی دلیل پیش کی ہے یونہی پہلی بات نہیں دہرادی۔ فرماتا ہے اگر شرک صحیح ہوتا تو کیا مشرک لوگ خدا رسیدہ نہ ہو جاتے اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰی ذِی الۡعَرۡشِ سَبِیۡلًا کے معنے یہی ہیں کہ اگر شرک درست ہوتا تو مشرک لوگ ذی العرش کے ساتھ کوئی تعلق بنا ہی لیتے کیونکہ اس کی بیٹیوں یا بیٹوں سے تعلق پیدا کر کے ان کیلئے قرب کی راہیں کھل جانی چاہیئے تھیں۔

ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں خود مشرکوں کا دعویٰ بیان کیا ہے کہ وہ بھی اسی غرض یعنی ''تقرب الی اللہ'' کیلئے ان کی عبادت کرتے تھے جیسے کہ سورۃ زمر میں فرمایا مَا نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی (زمر ع 1) کہ ہم تو ان بتوں کی اس لئے عبادت کر رہے ہیں کہ وہ ہمیں خدا کا قرب دلا دیں۔ یہاں ان کے اپنے دعوے کو ان کے شرک کے ردّ میں پیش کیا گیا ہے کہ جب ان کی غرض یہی ہے کہ ذی العرش تک پہنچیں اور ذی العرش کے مقربین سے انہوں نے تعلق بھی پیدا کرلیا ہے تو پھر تو چاہیئے تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہو جاتے مگر اس کے کوئی آثار تو ان میں پائے نہیں جاتے۔

قرآن شریف سے قرب الٰہی کے مندرجہ ذیل آثار معلوم ہوتے ہیں:

اوّل۔ دعا کا قبول ہونا۔ سورۃ بقرہ ع 23 میں فرمایا ہے کہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کہ جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو کہہ دے کہ مَیں تم سے قریب ہوں اور میرے قریب ہونے کی یہ علامت ہے کہ پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ یہ ایسی علامت ہے کہ مشرک بھی اس کی صحت کا انکار نہیں کر سکتے۔ مگر یہ علامت کسی مشرک میں نہیں پائی جاتی۔ مشرکوں میں سے کوئی بھی ایسا

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

''وہ دن''، مضمون از ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 9 جون 2023 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ | نظم
ناصرات نارتھ یو.کے کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
ملکی رپورٹ | وصایا
نماز جنازہ حاضر وغائب
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب | خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

’’وہ دن‘‘

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

اَے عزیز! ہر طالب صادق پر ایک دن آتا ہے جو اس کی قسمت کے فیصلہ کا دن ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکا کیا نام رکھوں۔ ’’وہ دن‘‘ کی اصطلاح مجھے کسی اور اصطلاح کی نسبت زیادہ پسند ہے۔ آگے جو کوئی اسکا نام رکھ لے پہلے وہ ایک ظلمت اور اندھیرے میں ہوتا ہے۔ اسکا ضمیر اسے گاہے بگاہے بیدار کرتا ہے، خدا کی کتاب۔ خدا کا رسول اسے بار بار جھنجھوڑتے ہیں اور دوسری طرف مخالف طاقتیں اپنا پورا زور لگاتی رہتی ہیں۔ وہ گرتا ہے اور اُٹھتا ہے۔ ٹھوکریں کھاتا ہے اور سنبھلتا ہے۔ ڈگمگاتا ہے اور قائم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سعادت ازلی اور عنایت ایزدی اس کا ہاتھ پکڑتی ہیں اور مدتوں کی کشمکش کے بعد آخر ایک دن یکدم ملاء اعلیٰ سے اُسے یہ آواز آتی ہے۔ اَلَمۡ یَاۡنِ لِذِکۡرِ اللّٰہِ۔ بس پھر کیا یکدم ایک فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مملکت نفس انسانی میں ایک حشر برپا ہوتا ہے شیطانی طاقتیں رحمانی تجلّی کے آگے ہتھیار ڈال دیتی ہیں اور سالک کا فرشتہ خیر اسکی روح کا امتحان لیتا ہے اور یوں سوال کرتا ہے کہ دیکھ اے بندے تیرا خدا تجھے اپنی طرف بلاتا ہے کیا تو اس کی خاطر آئندہ ہمیشہ غیر اللہ کو بکلی ترک کرنے کیلئے تیار ہے؟ اس وقت روح کی گہرائیوں سے جواب آتا ہے: لبیک! ہاں میں بالکل تیار ہوں۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ کیا تو ہر عسر اور یسر میں ہر تنگی اور راحت میں عزت اور ذلت میں اپنے ربّ سے وفادار رہنے کا عہد کرتا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ ہاں ہاں میں اقرار کرتا ہوں۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ کیا تو اپنے مال اپنی عزت اپنے اہل و عیال اپنے رشتہ دار اپنی برادری اپنے املاک اپنے اموال اپنی تجارت اپنی ملازمت کی اس راہ میں کوئی عزت یا وقعت سمجھے گا؟ جواب ملتا ہے، ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

اسکے بعد تفاصیل طے ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر تیرے ماں باپ تیری بیوی، تیرے بچے اور تیرے دوست اس راہ میں حائل ہوں تو تو کہاں تک ان کا کہنا ماننے کو تیار ہوگا؟ جواب: میں ان کو چھوڑ دوں گا اور اگر رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے ان کو قربان کرنا پڑے تو بلا تامل قربان کر دوں گا۔ کیا میرے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شاندار قربانیوں کا نمونہ موجود نہیں ہے۔

سوال: اگر تجھے اپنے اموال و املاک اس کی راہ میں دینے پڑیں؟

جواب: وہ اب بھی حاضر ہیں۔ وہ نہ پہلے میرے تھے نہ آئندہ ہوں گے۔ مجھے فاقہ کشی کرنا، آسمان کے سایہ تلے زندگی بسر کرنا، ننگا رہنا، ہر آرام اور راحت کی چیز کا ترک کرنا منظور ہے مگر میں اپنے خدا کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔

سوال: اگر تجارت یا ملازمت یا روزگار پر اس راہ میں آفت آئے تو کیا کریگا؟

جواب: بھوکا رہوں گا۔ سسک سسک کر جان دے دوں گا۔ بھیک مانگ کر گزارہ کر لوں گا۔ گھاس پات کھا لوں گا۔ مگر آقا کا دامن نہ چھوڑ سکتا ہوں نہ چھوڑوں گا۔ کیا شعب ابی طالب کے سہ سالہ بائیکاٹ میں ایک مقدس جماعت درختوں کے پتے اور سوکھے ہوئے چمڑے کے ٹکڑے بھگو بھگو ان سے اپنا پیٹ نہیں بھرا کرتی تھی اور وہ بھی مسلسل تین سال کے لمبے عرصہ تک۔

سوال: اگر بیماری یا تکالیف جسمانی اسکی طرف سے پہنچیں تو کیا تو شکایت کریگا؟

جواب: کبھی نہیں۔ ساری عمر اگر ان مصیبتوں سے گھرا رہوں اور اگر بدتر سے بدتر دکھ درد میں مبتلاء رہوں، تب بھی اسکا حق مالکانہ اور حق محبوبانہ مجھ پر ہے۔ میں ہمیشہ صابر و شاکر رہوں گا اور کبھی شکایت نہیں کروں گا۔ شکایت تو کیا اگر اسکی رضا کیلئے مجھے اپنے ہاتھوں سے اپنی ایک ایک بوٹی اور ایک ایک رگ و ریشہ کو کند قینچی کے ساتھ کاٹنا پڑے تو میں دل و جان سے تیار ہوں بلکہ مجھے ان باتوں سے راحت ہوگی نہ کہ تکلیف۔ کیا یہ وہی رستہ نہیں جس پر مجھ سے پہلے میرے ہی جیسے انسانوں کو آروں کے ساتھ سر سے پیر تک چیرا گیا۔ ان کو جلتی ریت اور سلگتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ ان کو سنگسار کیا گیا۔ ان کی کھالیں اتاری گئیں۔ ان کو زندہ جلایا گیا۔ ان کی آنکھیں نکالی گئیں۔ ان کو گلے گھونٹ کر ختم کیا گیا۔ مگر انہوں نے اف تک نہ کی۔ اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر کہ وہ اس وقت میرے مشعل راہ ہیں۔

سوال: عزت بڑی چیز ہے۔ کیا تو ہر ذلت کیلئے اپنے تئیں تیار پاتا ہے؟

جواب: ہاں! اگر اس راہ میں مجھے کہا جائے گا کہ تو جھاڑو لیکر روزانہ بازاروں میں صفائی کر تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ اگر مالک کی خوشی اس میں ہو کہ میں شہر کے چوک میں بیٹھ جاؤں اور ہر آنے جانے والا میرے سر پر خاک ڈال کر جایا کرے یا جو شخص میرے پاس سے گذرے وہ میرے منہ پر تھوک کر گذرا کرے تو میں اس ذلت پر بھی راضی ہوں اور اگر عمر بھر صبح سے شام تک مجھے منہ در منہ گالیاں دی جائیں تو میں ان کے سننے کو تیار ہوں۔ مگر اس کیلئے تیار نہیں کہ میرا آقا میرا محبوب ایک لحہ کیلئے بھی مجھ سے کشیدہ خاطر ہو۔ کیا مجھ سے پہلے وہ لوگ نہیں گزر چکے جن کی ناک میں نکیل ڈال کر ان کو سر بازار رسوا کیا گیا یا وہ جن کو کانٹوں کے تاج پہنا کر ان کے مبارک چہروں پر تھوکا گیا یا وہ جن کی پشت اور گردن پر گندی اوجھڑیاں مسجد کے اندر عین سجدہ کی حالت میں رکھی گئیں۔

آخری سوال: بے شک تو سب کچھ کر لیگا مگر ان سے زیادہ سخت امتحان شہوات اور عادات کا ہے۔ اس میں کامیابی کیونکر حاصل کریگا؟

جواب: بے شک میں مانتا ہوں کہ شہوات کے جذبات نہایت سخت ہوتے ہیں مگر کیا وہ انسان دنیا میں نہیں گزرے جنہوں نے حضرت یوسف والا نمونہ ہر زمانہ میں دکھایا؟ اور کیا لاکھوں حوّا کی بیٹیاں دنیا میں اس وقت بھی موجود نہیں ہیں جن کی پاکدامنی اور عفت پر فرشتے قسم کھا سکتے ہیں کیا میں مرد ہو کر عورتوں سے بھی گیا گزرا ہوں۔ رہا عادات کا معاملہ سو میں تسلیم کرتا ہوں کہ پہاڑ کو توڑنا زیادہ آسان ہے بہ نسبت راسخ عادتوں کے توڑنے کے اور اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گذرنا بہت سہل ہے بہ نسبت اسکے کہ پرانی عادات قبیحہ یکدم محو ہو جائیں مگر میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کیلئے میں ان تھک کوشش کرتا رہوں گا اور ہر وقت اپنا محاسبہ جاری رکھوں گا اور ہمیشہ اپنے اللہ سے دعائیں کرتا رہوں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور میری کوشش کو بار آور کرے گا۔

اب اے سننے والے سن جب حقیقۃً نفس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے اور انسانی روح کی مستعدی اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے اس وقت آسمان سے ایک قبولیت نازل ہوتی ہے اور اس بندے کے ساتھ جو معاملہ ہوتا ہے وہ صرف سننے سے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ وہ اسی وقت سمجھ میں آتا ہے جب کسی پر وہ مبارک دن آئے اور اس وقت اسکے نفس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔

پس اے عزیز اگر تجھ پر یہ وقت نہیں آیا تو تُو بھی دعا کر اور کوشش کر کہ ’’وہ دن‘‘ وہ مبارک دن وہ آخری فیصلہ کا دن وہ تیری زندگی کا یوم الفرقان تجھے نصیب ہو۔ آمین

(مطبوعہ الفضل قادیان 4 ستمبر 1936ء)

عیدِ قرباں

نصر الحق (نصر نیپالی) معلم سلسلہ وقف جدید ارشاد

عید قربان آئی عالم شاد ہے — ہر طرف شورِ مبارک باد ہے
یاد میں جنکی مناتے ہیں یہ عید — واقعہ وہ اب تلک بھی یاد ہے
خواب دیکھا جب خلیل اللہ نے — ذبح جو کرتا ہوں وہ اولاد ہے
بولے ابراہیمؑ اسماعیلؑ سے — حق تعالیٰ کا یہی ارشاد ہے
سنکے بیٹے نے کہا تیار ہوں — پہلے حکم رب دیگر سب بعد ہے
باپ بیٹے نے جو دی قربانیاں — اب تلک خانہ خدا آباد ہے
جو وفا کی رب سے ابراہیمؑ نے — سارے مومن انکی ہی اولاد ہے
اس حقیقت کو وہ کیا سمجھے کبھی — نفس جسکا خود سرو آزاد ہے
ہم چلیں تا عمر بر دین حنیف — ماسوا جو اسکے ہے الحاد ہے
نفس کی ہے اصل قربانی نصرؔ — تقویٰ سے خالی عمل برباد ہے

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ (المائدہ:3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

خطبہ جمعہ

کفارِ مکہ مسلمانوں سے باقاعدہ جنگ کا بہانہ تلاش کر رہے تھے، ورنہ اگر صرف قافلے کو بچانا مقصود ہوتا تو یہ خبر جس طرح دی گئی تھی فوری طور پر پہنچ جاتے، جس کے ہاتھ میں جو ہتھیار آتا، لے کے چلا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ وہ قافلے کی بجائے جنگ کیلئے تیاری کر کے گئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے تناظر میں جنگِ بدر کے پس منظر کا بیان

غزوۂ بدر سے قبل ہونے والے بعض غزوات و سرایا کا تذکرہ

سریہ عبیدہ بن حارثؓ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسلامی تاریخ کا پہلا تیر چلایا جس پر انہیں بجا طور پر فخر تھا

صفر دو ہجری میں غزوہ ودّان پہلا غزوہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ ستر مہاجرین کے ساتھ بنفس نفیس شریک ہوئے

اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینے رجب میں سریہ عبداللہ جحشؓ کیلئے سورۃ البقرہ کی آیت 218 بطور وحی مسلمانوں کی تسلی کیلئے نازل کی

جنگِ بدر کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب کا ایک عجیب خواب جو بعد میں سچا ثابت ہوا

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9/جون 2023ء بمطابق 9/احسان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

ہجرت کے بعد کے ابتدائی حالات، جنگِ بدر کے اسباب اور کفارِ مکہ کی کارروائیوں کے خلاف عمل اور ان کے بدمنصوبوں کو روکنے کیلئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کارروائی فرمائی اس کا کچھ ذکر ہوا تھا۔ اب جنگِ بدر سے قبل کچھ سرایا اور غزوات بھی ہوئے ان کا مختصراً ذکر پہلے کروں گا۔ پھر کفارِ مکہ کی جنگ کیلئے تیاری کے کچھ حالات بھی بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

سَرِیَّہ حضرت حمزہ۔ یہ پہلا سریہ تھا جو رمضان ایک ہجری میں ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھیجا۔ اسے سَرِیَّہ سیف البحر کہتے ہیں۔ اس کا جھنڈا سفید تھا اور اس کے علمبردار ابو مرثد غَنَوِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ یہ سریہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سنہ ایک ہجری میں بھیجا اور اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو اس کا امیر بنایا۔ ان کے ساتھ تیس مہاجر سوار تھے۔ یہ لوگ عِیص کے اطراف میں بحیرۂ احمر کے ساحل تک گئے اور قریش کا ایک قافلہ جو ابوجہل کی سرکردگی میں شام سے آ رہا تھا اس سے سامنا ہوا۔ عِیص رَابِغ کے شمال میں تقریباً تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک جگہ ہے جو ثَنِیَّۃُ الْمَرَہ کے نواح میں ہے اور مدینہ منورہ سے رَابِغ کا فاصلہ تقریباً دوسو چالیس کلومیٹر ہے۔ یہاں ذُنَابَۃُ الْعِیص نامی ایک چشمہ تھا جس کے اردگرد کیکر وغیرہ کے درختوں کی کثرت تھی اس وجہ سے اسے عیص کہا جاتا ہے۔ یہاں بنو سُلَیم آباد تھے۔ شام جانے والے قریش کے تجارتی قافلے ادھر سے گزرتے تھے۔ بہرحال دونوں فریق صف آرا ہو گئے۔ آمنا سامنا ہو گیا اور قریب تھا کہ جنگ ہو جاتی لیکن قبیلے کے ایک رئیس نے بیچ بچاؤ کروا دیا اور دونوں فریق واپس چلے گئے۔

(اٹلس سیرت نبوی، صفحہ 193، 194، مطبوعہ دارالسلام ریاض 1424ھ)

پھر سَرِیَّہ عُبَیدہ بن حارث ہے۔ شوال سنہ ایک ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو ساٹھ مہاجرین کی کمان دے کر رَابِغ کے قریب ثَنِیَّۃُ الْمَرَہ کی طرف روانہ کیا۔ وہاں ابوسفیان اور اس کے دوسو سواروں سے ان کا آمنا سامنا ہوا۔ دونوں طرف سے چند تیر چلائے گئے مگر باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اس دن سب سے پہلے تیر چلایا۔ اس سے پہلے کبھی مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان تیراندازی بھی نہیں ہوئی تھی۔ گویا یہ اسلامی تاریخ کا پہلا تیر تھا جس پر حضرت سعدؓ کو بجا طور پر فخر تھا۔ پھر فریقین واپس اپنے اپنے علاقے میں چلے گئے۔ ثَنِیَّۃُ الْمَرَہ رَابِغ شہر کے شمال مشرق میں تقریباً پچپن کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور مدینہ منورہ سے اس کا فاصلہ دوسو کلومیٹر ہے۔

(اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ 196، مطبوعہ دارالسلام ریاض 1424ھ)

پھر سریہ حضرت سعد بن ابی وقاص ہے۔ سنہ ایک ہجری اور بعض کے بقول سنہ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بیس آدمیوں کا امیر بنا کر روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ خَرَّار وادی سے آگے نہ جائیں۔ وہ پیدل چلتے گئے۔ دن کو چھپے رہتے اور رات کو سفر کرتے۔ یہاں تک کہ وہ خَرَّار تک پہنچ گئے۔ ان کا مقصد قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن جب یہ دستہ خَرَّار پہنچا تو انہیں پتہ چلا کہ قافلہ کل یہاں سے گزر گیا ہے لہٰذا وہ بغیر کسی تصادم کے واپس آ گئے۔ خَرَّار کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے معنی ہیں آواز کے ساتھ بہنے والا پانی اور خَرَّار حجاز کے علاقے میں جُحفہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے۔

(اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ 199، مطبوعہ دارالسلام ریاض 1424ھ)

پھر غزوۂ وَدَّان یا غزوۂ اَبْوَاء صفر دو ہجری کا ہے۔ صفر سنہ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ ستر مہاجرین کے ساتھ اَبْوَاء یا ودّان کی طرف گئے۔ مؤرخ ابن سعد کے نزدیک یہ پہلا غزوہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عُبَادہؓ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ آپؐ اَبْوَاء کے مقام تک پہنچے۔ آپؐ کا ارادہ قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن وہ آپؐ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔ یہاں آپؐ نے بنو ضَمْرَہ کے سردار مَخْشِیبن عَمرو ضَمْرِی کے ساتھ معاہدۂ صلح کیا۔ معاہدہ یہ ہوا کہ آپؐ بنو ضَمْرَہ پر حملہ نہیں کریں گے اور نہ بنو ضمرہ آپؐ کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے نہ کسی کارروائی میں حصہ لیں گے اور آپؐ کے کسی دشمن کی مدد بھی نہیں کریں گے۔ اس سفر میں آپؐ مدینہ سے پندرہ دن باہر رہے۔ وَدَّان کے بارے میں لکھا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جگہ ہے۔ اَبْوَاء سے تیرہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مدفون ہیں۔ جُحفہ سے اس کا فاصلہ تقریباً سو کلومیٹر ہے۔

(اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ 202، مطبوعہ دارالسلام ریاض 1424ھ)

یہ جگہوں کے نام اور یہ باتیں میں اس لیے بیان کر دیتا ہوں کہ بعض احمدی جو وہاں سفر کرنے والے، عمرہ کرنے والے ہیں جو عمرہ کو جاتے ہیں وہ تاریخ سے واقفیت کی وجہ سے ان جگہوں پر بھی جانا چاہتے ہیں تو ذرا ان جگہوں کا تعارف ہو جاتا ہے۔

غزوۂ بُواط۔ ربیع الاول سنہ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذؓ کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا اور اپنے دوسو صحابہ کی معیت میں قریش کے ایک قافلے کو روکنے کیلئے نکلے۔ اس قافلے میں اُمَیَّہ بن خَلَف بھی موجود تھا اور سو دیگر قریشی تھے اور دو ہزار پانچ سو اونٹ تھے۔ آپؐ رَضْوٰی کے نواح میں بُوَاط پہنچے مگر وہاں کسی سے سامنا نہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ اس غزوے میں جھنڈے کا رنگ سفید تھا جسے سعد بن ابی وقاص نے اٹھا رکھا تھا۔ بُواط کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ جُہَینہ قبیلے کے دو پہاڑ ہیں جو مکے سے شام جانے والے راستے پر واقع ہیں۔ ان کے ساتھ رَضْوٰی کا مشہور پہاڑ ہے۔ مدینے سے بواط کا فاصلہ تقریباً سو کلومیٹر ہے۔

(اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ 204، مطبوعہ دارالسلام ریاض 1424ھ)

غزوہ عُشَیرَہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکے سے نکلا ہے اور مکہ والوں نے اس تجارتی قافلے میں اپنا سارا مال لگا دیا تھا اس لیے کہ جو منافع ہو وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جُمادِی الاولیٰ یا ایک روایت کے مطابق جُمادِی الثانیہ دو ہجری میں مدینے سے ڈیڑھ سو یا دو سو افراد کے ساتھ عازمِ سفر ہوئے۔ جب آپؐ عُشَیرَہ مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قریش کا تجارتی قافلہ آپؐ کے پہنچنے سے چند روز پہلے ہی وہاں سے جا چکا ہے۔ مکے اور مدینے کے درمیان بَنُو مُدْلِج کے علاقے میں یَنْبُع کے نواح میں ایک مقام کا نام عُشَیرہ تھا۔ آپؐ نے چند روز وہاں قیام فرمایا اور بنُو

مُدۡلِجۡ اور بنوضَمُرَہ میں سے اس کے حلیفوں سے صلح کا معاہدہ کیا اور اس کے بعد مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ یہ قریش مکہ کا وہی تجارتی قافلہ تھا جس کی شام سے واپسی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اس کے تعاقب میں نکلے تھے اور بدر کا معرکہ پیش آیا تھا۔ (سبل الہدیٰ، جلد4، صفحہ 17، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (فرہنگ سیرت، صفحہ 201، مطبوعہ زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

غزوۂ بدرالاولیٰ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ عُشَیرہ سے مدینہ واپس تشریف لائے تو ابھی دس روز بھی نہ گزرے تھے کہ کُرز بن جابر نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تعاقب میں نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قریب سَفَوَانۡ نامی وادی میں پہنچے۔ سَفَوَانۡ بدر کے نواح میں ایک وادی ہے لیکن کُرز بن جابر تیزی سے آگے نکل گیا اور آپؐ اسے نہ پاسکے۔ اس غزوے کو غزوۂ بدرالاولیٰ بھی کہتے ہیں۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 412، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ 206، مطبوعہ دارالسلام ریاض 1424ھ)

بدرالاولیٰ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ بدر کے ایک جانب سَفَوَانۡ مقام تک مسلمانوں کا لشکر پہنچا تھا۔ (السیرۃ الحلبیہ، جلد2، صفحہ 177، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) یہ سیرت الحلبیہ میں بیان ہوا ہے۔

کرز بن جابر کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تفصیل لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’کرز بن جابر کا یہ حملہ ایک معمولی بدویانہ غارت گری نہیں تھی بلکہ یقیناً وہ قریش کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف خاص ارادے سے آیا تھا بلکہ بالکل ممکن ہے کہ اس کی نیت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نقصان پہنچانے کی ہو مگر مسلمانوں کو ہوشیار پا کر ان کے اونٹوں پر ہاتھ صاف کرتا ہوا نکل گیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قریش مکہ نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ مدینہ پر چھاپے مار مار کر مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا جاوے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ گو اس سے پہلے مسلمانوں کو جہاد بالسیف کی اجازت ہو چکی تھی اور انہوں نے خود حفاظتی کے خیال سے اسکے متعلق ابتدائی کارروائی بھی شروع کر دی تھی لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کفار کو عملاً کسی قسم کا مالی یا جانی نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن کرز بن جابر کے حملہ سے مسلمانوں کو عملاً نقصان پہنچا۔ گویا مسلمانوں کی طرف سے قریش کا چیلنج قبول کر لئے جانے کے بعد بھی عملی جنگ میں کفار ہی کی پہل رہی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 330 ایڈیشن 1996ء)

پھر سریہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ سریہ مکے کے قریب وادیٔ نخلہ میں ہوا۔ اس کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو آٹھ مہاجرین کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ ان میں انصار کا کوئی شخص نہ تھا۔ اور انہیں ایک خط لکھ کر دیا اور ہدایت فرمائی کہ اس خط کو دو دن سفر طے کرنے کے بعد دیکھنا اور اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق عمل کرنا اور اپنے کسی ساتھی کو اپنے ساتھ چلنے پر مجبور نہ کرنا۔ جب حضرت عبداللہ بن جَحۡشؓ نے دو دن سفر کرنے کے بعد وہ حکم نامہ کھول کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ جب تم میرے اس خط کو کھول کر دیکھو تو اپنا سفر جاری رکھو یہاں تک کہ مقام نخلہ میں جو طائف اور مکے کے درمیان ہے جا پہنچنا اور وہاں قریش کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا اور ان کے حالات سے ہمیں آگاہ کرنا۔ جب حضرت عبداللہ بن جحشؓ نے یہ تحریر دیکھی تو کہا مجھ پر سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے اور پھر اپنے ساتھیوں سے آپؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں نخلہ کی طرف جاؤں اور وہاں قریش کی سرگرمیوں پر نظر رکھوں تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے حالات سے آگاہ کروں اور مجھے منع فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کو اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کروں۔ پس جو تم میں سے شہادت کی آرزو رکھتا ہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس جانا پسند کرے وہ چلا جائے مگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی واپس نہ پلٹا اور سب حجاز کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں ایک مقام پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عُتبہ بن غَزۡوَانؓ کا اونٹ گم ہو گیا۔ وہ دونوں اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئے جبکہ حضرت عبداللہ بن جحشؓ باقی ساتھیوں کے ساتھ مقام نخلہ میں پہنچ گئے۔ وہاں قریش کے ایک قافلہ کا گزر ہوا جو کشمش، چمڑا اور قریش کا سامان تجارت اٹھائے جا رہا تھا۔ اس قافلہ میں عَمرو بن حَضۡرَمی بھی شامل تھا۔ جب قریش مکہ نے مسلمانوں کو دیکھا تو خوفزدہ ہو گئے۔ حضرت عُکَاشَہ بن مِحۡصَنؓ ان کے سامنے ظاہر ہوئے۔ انہوں نے اپنا سر منڈوا رکھا تھا۔ کفار ان کو دیکھ کر مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے کچھ ڈر کی بات نہیں یہ لوگ عمرہ کرنے جا رہے ہیں۔ پھر مسلمانوں نے وہاں مشورہ کیا کہ آج رجب کا آخری روز ہے۔ اگر ہم ان سے لڑتے ہیں اور ان کو قتل کرتے ہیں تو یہ مہینہ حرمت والا ہے اور اگر آج انتظار کرتے ہیں تو راتوں رات یہ حدود حرم میں داخل ہو کر پھر ہمارے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ آخر کار سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ قافلے پر حملہ کر دیا جائے۔ یہ تفصیل صحابہ کے ذکر میں ایک دفعہ پہلے بیان ہو چکی ہے۔ حضرت وَاقِد بن عبداللہ تَمِیمِیؓ نے ایک تیر عمرو بن حضرمی کے ایسا مارا جس سے وہ مر گیا اور دو آدمیوں کو مسلمانوں نے قید کر لیا جبکہ ایک بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن جحشؓ اونٹوں اور ان دونوں قیدیوں کو لے کر مدینے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ جب حضرت عبداللہ بن جحشؓ مدینہ میں آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مَیں نے تمہیں یہ حکم تو نہیں دیا تھا کہ تم حرمت والے مہینے میں جنگ کرو اور آپؐ نے اونٹوں اور دونوں قیدیوں کو ٹھہرا دیا اور ان میں سے کوئی چیز بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 412 تا 414، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

یہ جو کہتے ہیں کہ مال لوٹنا مقصد تھا۔ مال لوٹنا مقصد نہیں تھا، نہیں تو آپؐ ان کو شاباش دیتے کہ تم نے اچھا کیا بلکہ آپؐ نے تو فرمایا کہ تم نے بڑا غلط کام کیا ہے۔

’’دوسری طرف قریش نے بھی شور مچایا کہ مسلمانوں نے شہر حرام کی حرمت کو توڑ دیا ہے اور چونکہ جو شخص مارا گیا تھا یعنی عَمرو بن الحضرمی وہ ایک رئیس آدمی تھا اور پھر وہ عُتبہ بن رَبیعہ رئیسِ مکہ کا حلیف بھی تھا اس لئے بھی اس واقعہ نے قریش کی آتش غضب کو بہت بھڑکا دیا اور انہوں نے آگے سے بھی زیادہ جوش وخروش کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ چنانچہ جنگ بدر...... زیادہ تر قریش کی اسی تیاری اور جوش عداوت کا نتیجہ تھا۔ الغرض اس واقعہ پر مسلمانوں اور کفار ہر دو میں بہت چہ میگوئی ہوئی اور بالآخر ذیل کی قرآنی وحی نازل ہو کر مسلمانوں کی تشفی کا موجب ہوئی۔‘‘ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الشَّہۡرِ الۡحَرَامِ قِتَالٍ فِیۡہِ ؕ قُلۡ قِتَالٌ فِیۡہِ کَبِیۡرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَکُفۡرٌۢ بِہٖ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ٭ وَاِخۡرَاجُ اَہۡلِہٖ مِنۡہُ اَکۡبَرُ عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ وَالۡفِتۡنَۃُ اَکۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ ؕ وَلَا یَزَالُوۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ حَتّٰی یَرُدُّوۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِکُمۡ اِنِ اسۡتَطَاعُوۡا (البقرۃ:218) یعنی ’’لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ شہر حرام میں لڑنا کیسا ہے؟ تُو ان کو جواب دے کہ بیشک شہر حرام میں لڑنا بہت بُری بات ہے، لیکن شہر حرام میں خدا کے دین سے لوگوں کو جبراً روکنا بلکہ شہر حرام اور مسجد حرام دونوں کا کفر کرنا یعنی ان کی حرمت کو توڑنا اور پھر حرم کے علاقہ سے اس کے رہنے والوں کو بزور نکالنا جیسا کہ اے مشرکو تم لوگ کر رہے ہو یہ سب باتیں خدا کے نزدیک شہر حرام میں لڑنے کی نسبت بھی زیادہ بُری ہیں اور یقیناً شہر حرام میں ملک کے اندر فتنہ پیدا کرنا اس قتل سے بدتر ہے جو فتنہ کو روکنے کیلئے کیا جاوے۔ اور اے مسلمانو! کفار کا تو یہ حال ہے کہ وہ تمہاری عداوت میں اتنے اندھے ہو رہے ہیں کہ کسی وقت اور کسی جگہ بھی وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئیں گے اور وہ اپنی یہ لڑائی جاری رکھیں گے حتّٰی کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں بشرطیکہ وہ اس کی طاقت پائیں۔‘‘

بہرحال اللہ تعالیٰ کے علم میں تو تھا کہ یہ کفار مسلمانوں کو دین سے پھیرنے کیلئے کوشش کرتے رہیں گے اور اس لیے اس وقت جو عمل ہوا اس پہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

’’چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اسلام کے خلاف رؤسائے قریش اپنے خونی پراپیگنڈے کو اَشۡہُرِ حُرُم میں بھی برابر جاری رکھتے تھے بلکہ اَشۡہُرِ حُرُم کے اجتماعوں اور سفروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ان مہینوں میں اپنی مفسدانہ کارروائیوں میں اَور بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے اور پھر کمال بے حیائی سے اپنے دل کو جھوٹی تسلی دینے کیلئے وہ عزت کے مہینوں کو اپنی جگہ سے ادھر ادھر منتقل بھی کر دیا کرتے تھے جسے وہ نَسِیءۡ کے نام سے پکارتے تھے......

پس اس جواب سے مسلمانوں کی تو تسلی ہونی ہی تھی قریش بھی کچھ ٹھنڈے پڑ گئے۔‘‘ انہیں پتا لگ گیا کہ وحی ہوئی ہے۔ ’’اور اس دوران میں ان کے آدمی بھی اپنے دو قیدیوں کو چھڑانے کیلئے مدینہ پہنچ گئے لیکن چونکہ ابھی تک سعد بن ابی وقاص اور عتبہ واپس نہیں آئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق سخت خدشہ تھا کہ اگر وہ قریش کے ہاتھ پڑ گئے تو قریش انہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس لئے آپؐ نے ان کی واپسی تک قیدیوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میرے آدمی بخیریت مدینہ پہنچ جائیں گے تو پھر میں تمہارے آدمیوں کو چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ جب وہ دونوں واپس پہنچ گئے تو آپؐ نے فدیہ لے کر دونوں قیدیوں کو چھوڑ دیا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 332 تا 334)

غزوۂ بدرالکبریٰ۔ قرآن کریم میں اس غزوے کو یوم الفرقان قرار دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگِ بدر کا دن تھا جس دن کہ مخالفوں کی زبردست طاقت والے اس سرگروہ کے ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔‘‘

(حقائق الفرقان، جلد3، صفحہ 235)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ایک اَور مقام پر لفظ فرقان کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’قرآن سے مجھے اسکے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔‘‘

(حقائق الفرقان، جلد1، صفحہ 306)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو آدمی علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتا ہے، فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اس کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں

(سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے سب سے بہتر ہے اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کیلئے بہترین ہے

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

اس غزوے کو بدر الثانیہ یا بدر الکبریٰ، بدر العُظمیٰ اور بَدْرُ القِتَال بھی کہا جاتا ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 197، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (تاریخ ابن خلدون، جزء دوم، صفحہ 426، دارالفکر بیروت 2000ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ابوسفیان قریش کا تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آ رہا ہے جس میں ایک ہزار اونٹ ہیں۔ اس میں قریش کا بہت بڑا سرمایہ تھا اور اگر کسی کے پاس ایک مثقال یعنی چار پانچ ماشے بھی سونے کے وزن کے برابر کچھ سونا تھا یا مال تھا تو اس نے وہ مال بھی اس قافلے میں لگا دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک کثیر رقم کا سرمایہ تھا۔ اس قافلے میں تیس چالیس یا ایک روایت کے مطابق ستر آدمی تھے۔ یہ وہی قافلہ تھا جس کے تعاقب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بھی نکلے تھے اور مقام عُشَیرَہ تک پہنچ گئے تھے لیکن یہ قافلہ شام کی جانب جا چکا تھا۔ اس مہم کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جُمادی الاولیٰ یا جُمادی الآخرہ دو ہجری کو روانہ ہوئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قافلے کی واپسی کی اطلاع پا کر مسلمانوں کو اپنے ساتھ نکلنے کی دعوت دی اور فرمایا کہ یہ قریش کا تجارتی قافلہ ہے جس میں ان کے اموال ہیں۔ پس تم نکلو شاید اللہ تمہیں مالِ غنیمت سے نوازے۔ (سبل الہدیٰ، جلد 4، صفحہ 30، مترجم مولانا عبیدالرحمٰن مکتبہ رحمانیہ لاہور) (الرحیق المختوم اردو، صفحہ 272، المکتبۃ السلفیۃ لاہور 2000ء)

بعض لوگ جو صرف اعتراض کا موقع ڈھونڈنے کے عادی ہوتے ہیں یا کم علم ہوتے ہیں وہ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے مدینے جا کر گویا لوٹ مار شروع کر دی تھی اور بطور مثال اسی قافلے کا تعاقب کرنا پیش کر دیتے ہیں جو کہ سراسر نادانی اور جہالت کی بات ہے اور اس وقت کے جنگی حالات سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کیونکہ قریش کے اس تجارتی قافلے کو روکنا کوئی قابل اعتراض امر نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ ”قافلہ کی روک تھام کیلئے نکلنا ہرگز قابلِ اعتراض نہیں تھا کیونکہ اوّل تو یہ مخصوص قافلہ جس کیلئے مسلمان نکلے تھے ایک غیر معمولی قافلہ تھا جس میں قریش کے ہر مرد و عورت کا تجارتی حصہ تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے متعلق رؤسائے قریش کی یہ نیت تھی کہ اس کا منافع مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے میں استعمال کیا جائے گا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ یہی منافع جنگِ احد کی تیاری میں صرف کیا گیا۔ پس اس قافلہ کی روک تھام تدابیرِ جنگ کا ضروری حصہ تھی۔ دوسرے عام طور پر بھی قریش کے قافلوں کی روک تھام اس لئے ضروری تھی کہ چونکہ یہ قافلے مسلح ہوتے تھے اور مدینہ سے بہت قریب ہو کر گزرتے تھے ان سے مسلمانوں کو ہر وقت خطرہ رہتا تھا جس کا سدباب ضروری تھا۔ تیسرے یہ قافلے جہاں جہاں سے بھی گزرتے تھے مسلمانوں کے خلاف قبائل عرب میں سخت اشتعال انگیزی کرتے پھرتے تھے جس کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت نازک ہو رہی تھی۔ پس ان کا راستہ بند کرنا دفاع اور خود حفاظتی کے پروگرام کا حصہ تھا۔ چوتھے قریش کا گزارہ زیادہ تر تجارت پر تھا اس لئے ان قافلوں کی روک تھام ظالم قریش کو ہوش میں لانے اور ان کو ان کی جنگی کارروائیوں سے باز رکھنے اور صلح اور قیامِ امن کیلئے مجبور کرنے کا ایک بہت عمدہ ذریعہ تھی۔“ آج کل کے زمانے میں اس طرح جنگوں کو روکنے کیلئے بعض ملک sanctions لگاتے ہیں۔ وہ بھی غلط sanctions لگا دیتے ہیں اور ظلم سے لگاتے ہیں لیکن یہ بھی اسی طرز کا sanction لگانے والا ایک عمل تھا۔ ”اور پھر ان قافلوں کی روک تھام کی غرض لوٹ مار نہیں تھی بلکہ جیسا کہ قرآن شریف صراحتاً بیان کرتا ہے خود اس خاص مہم میں مسلمانوں کو قافلہ کی خواہش اسکے اموال کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ اس وجہ سے تھی کہ اس کے مقابلہ میں کم تکلیف اور کم مشقت کا اندیشہ تھا۔“ (سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 343-344 ایڈیشن 1996ء)

بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قافلے کی خبر رسانی کی غرض سے اپنے دو صحابہ حضرت طَلْحہ بن عُبَید اللہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کو آگے روانہ کر دیا۔ یہ دونوں اصحاب مدینہ سے روانہ ہو گئے اور جب قافلے سے متعلق خبریں معلوم کرنے کے بعد مدینہ واپس آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں بدر کی جانب روانہ ہوئے مگر راستے میں ان کی ملاقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ہوئی جب آپؐ غزوۂ بدر سے فارغ ہونے کے بعد واپس تشریف لا رہے تھے۔ اس لیے یہ دونوں اصحاب غزوۂ بدر میں شامل تو نہ ہو سکے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے بھی مالِ غنیمت کا حصہ نکالا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 203، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

دوسری طرف ابوسفیان کو اس کے جاسوسوں کی طرف سے یہ خبر ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر اس کے تجارتی قافلے پر حملہ کرنے کیلئے روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوسفیان کو ایک آدمی ملا تھا جس نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہی سے اس قافلے کا راستہ روکنا چاہتے تھے اور یہ کہ اب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں اس قافلے کی واپسی کا انتظار کرتے چھوڑا ہے۔

یہ خبر سن کر ابوسفیان بہت خوفزدہ ہوا اور اس نے ضَمْضَم بن عَمْر وغِفَاری نامی ایک آدمی کو کچھ اجرت دے کر مکے کی جانب روانہ کیا اور اس سے کہا کہ وہ مکہ جا کر انہیں بتائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہارے قافلے پر حملہ کیلئے نکل پڑا ہے۔

چنانچہ ضَمْضَم نہایت تیز رفتاری کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 197، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

”جب ابوسفیان کا یہ قاصد مکہ پہنچا تو اس نے عرب کے دستور کے مطابق ایک نہایت وحشت زدہ حالت بنا کر زور زور سے چلانا شروع کیا کہ اے اہلِ مکہ! تمہارے قافلہ پر محمدؐ اور اسکے اصحاب حملہ کرنے کیلئے نکلے ہیں۔ چلو اور اسے بچا لو۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 350، ایڈیشن 1996ء)

دوسری طرف ابوسفیان بڑی ہوشیاری کے ساتھ معلومات لیتے ہوئے مسلمانوں کے اس لشکر سے بچتے ہوئے سفر جاری رکھے ہوئے تھا۔ وہ بدر کے چشمہ پر پہنچا تو اس نے وہاں ایک شخص سے پوچھا کہ یہاں تمہیں کوئی نظر آیا؟ اس نے کہا یہاں دو بندے آئے تھے اور اس ٹیلے کے قریب اپنے اونٹ بٹھائے اور پانی لے کر چلے گئے۔ ابوسفیان اونٹوں والی جگہ پر گیا۔ وہاں اونٹوں کی مینگنیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک اٹھائی اور اسکو توڑا تو اس میں کھجور کی گٹھلی تھی۔ اس نے دیکھ کر کہا یہ یثرب کا چارا ہے اور سمجھ لیا کہ مدینے والے اسکے قریب ہی کہیں ہیں۔ چنانچہ وہ تیزی سے اپنے قافلے کی طرف واپس آیا اور اپنے ساتھیوں کو معروف راستے سے ہٹا کر ساحل سمندر کی طرف نکل گیا اور بدر کو ایک طرف چھوڑتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

(الرحیق المختوم (مترجم) صفحہ 282-283 مکتبۃ السلفیۃ لاہور 2000ء)

اس بارے میں عاتکہ بنت عبدالمطلب کا ایک عجیب خواب بھی ہے اور وہ خواب بڑا سچا ثابت ہوا۔ وہ خواب اس طرح ہے کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی والدہ تھیں ان کے اسلام لانے کے بارے میں دونوں طرح کی آرا ہیں۔ بعض کے نزدیک انہوں نے اسلام قبول کیا تھا لیکن اکثر کے نزدیک انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ بہرحال انہوں نے ابوسفیان کے قاصد ضَمْضَم کے مکہ پہنچنے سے تین رات پہلے ایک خواب دیکھی تھی جس نے انہیں خوفزدہ کر دیا۔ انہوں نے اپنے بھائی عباس بن عبدالمطلب کو بلا بھیجا اور کہا کہ اے بھائی! بخدا میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے بہت زیادہ خوفزدہ کر دیا ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تمہاری قوم کو ضرور کوئی آفت یا مصیبت پہنچنے والی ہے۔ تم اس راز کو پوشیدہ رکھنا جو مَیں تمہیں بتانے والی ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ عاتکہ نے عباس سے کہا کہ جب تک تم مجھ سے یہ عہد نہیں کرو گے کہ تم اس بات کا کسی سے ذکر نہیں کرو گے اس وقت تک میں تمہیں نہیں بتلاؤں گی کیونکہ اگر قریش مکہ نے یہ بات سن لی تو وہ ہمیں پریشان کریں گے اور ہمیں برا بھلا کہیں گے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ان سے عہد کیا۔ بہرحال پھر حضرت عباسؓ نے پوچھا کہ تم نے کیا دیکھا ہے۔ عاتکہ نے کہا میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اَبطَح کے میدان میں کھڑا ہو گیا۔ مکہ اور منیٰ دونوں کو اَبطَح کہا جاتا ہے اور یہ منیٰ کے زیادہ قریب ہے۔ پھر اس نے بلند آواز سے چیخ کر کہا۔ اے لوگو! اپنے قتل گاہوں کی طرف تین دن کے اندر اندر چلے آؤ۔ عاتکہ بیان کرتی ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ لوگ اس شخص کے پاس جمع ہو گئے پھر وہ مسجد یعنی خانہ کعبہ میں داخل ہوا۔ لوگ اسکے پیچھے پیچھے تھے۔ اس دوران کہ لوگ اس کے گرد جمع تھے میں نے دیکھا کہ اس کا اونٹ اس کو لے کر کعبے کی چھت پر کھڑا ہے۔ پھر اس نے اسی طرح چیخ کر کہا اے لوگو! اپنی قتل گاہوں کی طرف تین دن کے اندر اندر چلے جاؤ۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس کا اونٹ اس کو جبل اَبُوقُبَیس کی چوٹی پر لے کر کھڑا ہو گیا۔ کوہ اَبُوقُبَیس کے بارے میں لکھا ہے کہ مکہ کے مشرق میں ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے۔ پھر وہاں سے بھی اسی طرح بلند آواز میں پکارا۔ پھر اس نے ایک پتھر اس پہاڑ میں سے نیچے لڑھکا دیا اور نیچے پہنچتے ہی وہ پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور مکے کے گھروں میں سے کوئی گھر اور کوئی مکان ایسا باقی نہ رہا جس میں اس پتھر کا ایک ٹکڑا نہ گیا ہو۔

یہ سن کر حضرت عباسؓ نے عاتکہ سے کہا بخدا! یہ خواب تو بڑا اہم ہے۔ تم خود بھی اس کو پوشیدہ رکھنا اور اسکا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ اس کے بعد حضرت عباسؓ عاتکہ کے گھر سے نکلے اور راستے میں ولید بن عتبہ سے ملے۔ یہ حضرت عباسؓ کا دوست تھا۔ انہوں نے اپنی بہن کو تو کہہ دیا کہ ذکر نہ کرنا لیکن خود ولید سے اس خواب کا ذکر کر دیا۔ البتہ حضرت عباسؓ نے اس کو منع کر دیا کہ کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا لیکن ایک دفعہ جب بات نکلے تو پھر تو نکل جاتی ہے۔ ولید نے اپنے باپ عتبہ سے اس کا ذکر کر دیا۔ اس طرح یہ بات مکے میں پھیل گئی اور جہاں دو آدمی بیٹھتے اسی خواب کا ذکر کرتے۔ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگلے روز صبح جب میں خانہ کعبہ میں طواف

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے
علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اڑول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمات وہی بجا لا سکتا ہے
جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

کرنے کیلئے گیا تو وہاں ابو جہل قریش کے چند لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ اے ابوالفضل! یہ حضرت عباسؓ کی کنیت ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر ذرا میرے پاس سے ہوتے جانا۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میں طواف سے فارغ ہو کر اس کے پاس گیا تو ابو جہل نے مجھ سے کہا اے بنو عبدالمطلب! تم میں نَبِیَّہ کب سے پیدا ہو گئی؟

میں نے کہا کیا مطلب؟ اس نے کہا کہ تمہارے مردوں نے تو نبوت کا دعویٰ کیا تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا۔ اب تمہاری عورتیں بھی نبوت کا دعویٰ کرنے لگی ہیں۔ یہ عاتکہ نے کیا خواب دیکھی ہے؟ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس نے کیا خواب دیکھی ہے؟ ابو جہل نے کہا وہ کہتی ہے کہ میں نے ایک شخص کو اونٹ پر آتے دیکھا اور اس نے یہ آواز دی اور پھر ایک پتھر پہاڑ پر سے لڑھکایا، غرضیکہ سارا خواب بیان کیا۔ پھر ابو جہل کہنے لگا کہ ہم تین روز تک انتظار کرتے ہیں اگر اسی طرح خواب کے مطابق یہ واقعہ ظہور میں آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم ایک تحریر لکھ کر کعبہ میں لٹکا دیں گے کہ تم لوگ تمام عرب میں سب سے زیادہ جھوٹے ہو۔ عباس کہتے ہیں کہ بخدا مجھے بے بس ہو کر اس خواب کو جھٹلانا پڑا۔ اس کو میں نے کہہ دیا کہ اس نے کوئی خواب نہیں دیکھی اور میں نے اس بات کا انکار کر دیا کہ عاتکہ نے کوئی خواب دیکھی ہے۔ پھر ہم سب لوگ اس مجلس سے اٹھ گئے اور شام کو جب میں گھر گیا تو بنو عبدالمطلب کی تمام عورتیں میرے پاس آئیں اور مجھ سے کہا۔ پہلے وہ خبیث فاسق تمہارے مردوں پر الزام تراشی کرتا رہا تو تم نے اسے برداشت کر لیا۔ اب عورتوں کو بھی برا کہتا ہے اور تم خاموشی سے سن رہے ہو اور اس کی بیہودہ گوئی کا کوئی جواب اس کو نہ دیا۔ تمہاری غیرت کہاں چلی گئی! تو خاندان کی عورتوں نے ان کو ذرا غصہ دلایا۔ عباس کہتے ہیں کہ میں نے کہا بخدا! مَیں نے ایسے ہی کیا۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں اور اللہ کی قسم! مَیں اب اسکے پاس جاؤں گا اور اگر اس نے پھر کوئی ایسی بات کہی تو مَیں اس کا کام تمام کرنے کیلئے تمہاری طرف سے اسکی تلافی کر دوں گا۔

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ عاتکہ کے خواب کے تیسرے روز میں صبح گھر سے نکلا اور میں سخت غصے میں تھا کہ مجھ سے اس دن جو کوتاہی ہوئی آج اس کا بدلہ لوں گا۔ چنانچہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے ابو جہل کو دیکھا۔ وہ پھرتیلے بدن والا تیز زبان شخص تھا۔ بخدا! مَیں اس کی طرف بڑھا تا کہ وہ دوبارہ کوئی اس طرح کی بات کرے جیسی اس نے پہلے کی تھی اور میں اس کا حساب برابر کر دوں لیکن مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ ابو جہل بھاگا ہوا مسجد یعنی خانہ کعبہ کے دروازے کی طرف جا رہا ہے۔ مَیں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، اس کو کیا ہوا کیا وہ اس خوف سے بھاگ گیا ہے کہ کہیں مَیں اسے برا بھلا نہ کہوں لیکن درحقیقت وہ بات یہ تھی کہ اس نے ضَمْضَم بن عَمر و غِفَاری کی بلند آواز سن لی تھی جو مجھے سنائی نہ دی اور وہ یعنی ضَمْضَم وادی کے درمیان اپنے اونٹ پر کھڑا بلند آواز سے پکار رہا تھا۔ اس نے اپنے اونٹ کی ناک اور کان کاٹ دیے تھے۔ اپنے کجاوے کو الٹا کر دیا اور اپنی قمیص پھاڑ ڈالی تھی اور وہ یہ پکار رہا تھا کہ قافلہ! قافلہ! یعنی اپنے اس قافلے کو بچاؤ! اس پر تمہارے اموالِ تجارت لدے ہوئے ہیں جو ابو سفیان کے ساتھ آ رہا ہے۔ اس پر حملہ کرنے کیلئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں نے چڑھائی کر دی ہے۔ میرے گمان میں بھی یہ نہیں کہ تم بروقت پہنچ جاؤ یعنی جس قدر ہو سکے وہاں پہنچنے میں جلدی کرو مجھے نہیں لگتا کہ تم اس کی مدد کیلئے پہنچ سکو۔ بہرحال عباس کہتے ہیں کہ اس نئے حادثے نے مجھے بھی اور اسے بھی اس قدر مشغول کر دیا کہ ہم اس پہلی بات پر توجہ نہ دے سکے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 416-417، غزوۃ بدر الکبریٰ/ ذکر رؤیا عاتکہ بنت عبدالمطلب، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 198، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2002ء) (کتاب المغازی للواقدی، جزء اوّل، صفحہ 30، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1984ء) (الاصابۃ، جلد 8، صفحہ 229، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1995ء) (اسد الغابۃ، جلد 7، صفحہ 183، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2016ء) (معجم البلدان، جلد 1، صفحہ 95، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت، صفحہ 230، مطبوعہ زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

لکھا ہے کہ جب قریش مکہ نے ضَمْضَم کی پکار سنی تو وہ بہت طیش میں آ گئے اور لوگوں کو جنگ کی تیاری کیلئے ابھارنے لگے۔ وہ کہنے لگے کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکے ساتھی یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ابن حَضْرَمی کے تجارتی قافلے کی طرح ہے۔ ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم! ان کو پتہ چل جائے گا کہ یہ ایسا نہیں ہے۔

عمرو بن حضرمی کے قافلہ اور مسلمانوں کے ہاتھوں اس کے قتل کا ذکر سریہ عبداللہ بن جحش میں ہو چکا ہے۔ ابھی پہلے مَیں نے بتایا جس میں مسلمانوں نے نہایت آسانی سے ابن حضرمی کو قتل کر دیا تھا اور اس کے مال و سامان پہ قبضہ کیا تھا۔ بہرحال اب قریش مکہ تیاری کرنے لگے اور ہر کوئی جنگ کیلئے یا تو خود نکل رہا تھا یا اپنی جگہ اپنے خرچ پر کسی اَور کو بھیج رہا تھا۔ ان کے ایک رئیس سردار نے کہا۔ کیا تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے صابی ساتھیوں اور اہلِ یثرب کو اس بات کی اجازت دے دو گے کہ وہ تمہارے مال لوٹ کے لے جائیں؟ جس شخص کو مال کی ضرورت ہو تو میرا مال اس کیلئے حاضر ہے اور جس کو کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہے تو وہ حاضر ہے اور کسی نے دو سو دینار، کسی نے تین سو دینار، کسی نے پانچ سو دینار دیے اور کہا کہ جہاں چاہو اور جیسے چاہو استعمال کرو۔ کسی نے بیس اونٹ جنگ کیلئے پیش کیے۔ بعض نے جنگ پر جانے والوں کے گھر والوں کا خرچہ اٹھانے کی ذمہ داری اٹھائی اور جو خود جنگ پر نہ جا سکا اس نے اپنی جگہ اپنے خرچ پر کسی دوسرے آدمی کو روانہ کیا اور اس طرح دو یا تین دن میں جنگ کی تیاری مکمل ہو گئی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 21، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس نے تو اعلان کیا تھا کہ فوری پہنچو لیکن دو تین دن انہوں نے جنگ کی خوب تیاری کی اور یہ تیاری کرنا ہی بتاتا ہے کہ مکہ کے جو کفار تھے وہ مسلمانوں سے باقاعدہ جنگ کا بہانہ تلاش کر رہے تھے۔ ورنہ اگر صرف قافلے کو بچانا مقصود ہوتا تو جس طرح یہ خبر دی گئی تھی فوری طور پر پہنچ جاتے۔ جس کے ہاتھ میں جو ہتھیار آتا، لے کے چلا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ وہ قافلے کی بجائے جنگ کیلئے تیاری کر کے گئے۔

پھر قریش کے سرداروں کے بارے میں لکھا ہے کہ قریش کے پانچ سردار اُمَیَّہ بن خَلَف، عُتْبَہ بن رَبِیعہ، شَیْبَہ بن رَبِیعہ، زَمْعَہ بن اسود اور حکیم بن حِزَام نے تیروں کے ذریعہ قرعہ ڈالا کہ جنگ پر جانا چاہئے یا نہیں جس میں انکار والا تیر نکلا کہ یہ لوگ جنگ میں نہ جائیں یعنی وہ تیر نکلا جس پر لکھا ہوتا تھا کہ مت کرو۔ لہٰذا ان سب نے مل کر فیصلہ کر لیا کہ یہ لوگ جنگ میں نہیں جائیں گے مگر پھر ان کے پاس ابو جہل آیا اور اس نے انہیں لے جانے پر اصرار کیا۔ اس سلسلے میں عُقْبَہ بن اَبُو مُعَیط اور نَضْر بن حَارِث نے بھی ابو جہل کا ساتھ دیا اور ان لوگوں کو ساتھ لے جانے پر اصرار کیا۔ عُتْبَہ اور شَیْبَہ کے غلام نے ان سے کہا کہ خدا کی قسم! آپ دونوں جنگ میں نہیں بلکہ اپنی قتل گاہ میں جا رہے ہیں۔

اس پر ان دونوں نے جنگ میں نہ جانے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر ابو جہل کا اصرار اتنا بڑھا کہ یہ دونوں اس نیت سے سب کے ساتھ جانے پر تیار ہو گئے کہ راستے سے واپس آ جائیں گے۔

(السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 200-201، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2002ء)

جنگ کیلئے کفار کی تیاری اور روانگی کی مزید تفصیل اور اس کے واقعات ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوں گے۔ کافی تفصیلی بات ہے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر:29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

طالبِ دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

نہیں جسے قبولیت دعا کا دعویٰ ہو۔ آج تک ایک شخص بھی دنیا میں ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے دعویٰ کیا ہو کہ مجھے ان بتوں کے ذریعہ سے خدا مل گیا ہے اور وہ میری دعائیں سنتا اور قبول فرماتا ہے اور دنیا نے اس کی قبولیت دعا کے نشان دیکھے ہوں۔

دوسرا معیار قرب الٰہی کا سورۃ واقعہ میں بیان ہوا ہے۔ وہاں مقربوں کا ذکر کر کے فرماتا ہے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ○ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (واقعہ ع 1) یعنی قرب کا مقام وہ ہے جس میں لغو اور گناہ کی بات کوئی نہیں ہوتی اور لوگ ایک دوسرے کے شر سے بھی محفوظ ہو جاتے ہیں اور ہر ایک شخص دوسرے کی سلامتی تلاش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بھی اسے سلامتی ملتی ہے۔ یہ معیار بھی ایسا نہیں کہ کوئی مشرک اس کا انکار کر سکے۔ ظاہر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گا لغو باتوں سے، گناہ سے بچے گا اور خدا کا بندہ ہو کر اس کے دوسرے بندوں کی بھلائی میں لگا رہے گا فساد نہیں کرے گا۔

یہ علامتیں بھی کسی مشرک میں نہیں پائی جا سکتیں، پہلی بات لغو بات سے محفوظ ہونا ہے۔ مشرک میں یہ بات کہاں پائی جا سکتی ہے۔ وہ تو شرک کی وجہ سے مضحکہ خیز باتیں کرتا ہے۔ ایک بیجز اور بے شر چیز کے سامنے سجدے کرتا ہے، اس کی عظمت کرتا ہے، حتیٰ کے عقلمند اس کی حرکات کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ بھلا یہ غوغا جو گائے کے تقدس کا ہندوستان میں برپا ہے کونسا معقول شخص اسے جائز قرار دے سکتا ہے۔ گائے کے پرستار اس کا دودھ اس کے بچہ سے چھڑا لیتے ہیں۔ آپ غلہ کھاتے ہیں اسے گھاس کھلاتے ہیں۔ اسے باندھ کر رکھتے ہیں۔ نر پر بوجھ لادتے ہیں۔ سواری کا کام لیتے ہیں۔ مارتے پیٹتے ہیں اور پھر وہ ماتا کی ماتا ہے۔ پھر لطیفہ یہ کہ ہندو عیسائیوں پر تمسخر اڑاتے ہیں کہ وہ ایک کمزور بندہ کو خدا بنا رہے ہیں اور وہ ان پر ہنستے رہتے ہیں کہ ایک کمزور جانور کو دیوی سمجھ رہے ہیں۔ ان لغو باتوں کو دیکھ کر ایک مؤحّد بے ساختہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ اٹھتا ہے۔ دوسری علامت گناہ سے بچنا ہے۔ مشرک شرک کرتے ہوئے گناہ سے بچ ہی نہیں سکتا۔ بیشک مشرکوں میں سے بھی بعض نیک ہیں لیکن ان کی نیکی شرک کی وجہ سے نہیں بلکہ شرک کے باوجود ہے۔ ایسے لوگوں کی فطرت اچھی ہوتی ہے۔ پس شرک ان کے اندر جڑ نہیں پکڑتا۔ مثلاً گائے ہی کو لے لو جو لوگ گائے کو پوجتے ہیں اس کو طرح طرح سے دکھ بھی دیتے ہیں اور اس پر مجبور ہیں کیونکہ گائے خدا تعالیٰ نے انسان کے کام کیلئے بنائی ہے۔ انہیں اس سے کام لینے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گائے سے کام بھی لیتے جاتے ہیں اور ساتھ ہی دل میں احساس گناہ بھی بڑھتا جاتا ہے اور ضمیر ناپاک ہو جاتی ہے۔ پھر دیکھو مشرک ہندو دسہرہ مناتے ہیں۔ مگر پھر اس خیال سے کہ راون برہمن تھا اور رام کھتری، دسہرہ منا کر ایک دن توبہ کا رکھتے ہیں تا برہمن کی ہتک کا ازالہ ہو جائے۔ عیسائیوں کا بھی یہی حال ہے مسیح کو ایک طرف خدا بناتے ہیں دوسری طرف اپنے گناہ اس پر لادتے ہیں اور شرک کا عقیدہ ان کیلئے ہر بدی کا رستہ کھولتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ خداوند یسوع نے ہمارے گناہ اٹھا لئے ہیں۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 340، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

موجود الوقت غلاموں کی آزادی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

اب ہم اس سوال کے دوسرے حصہ کو لیتے ہیں جو حاضر الوقت غلاموں کی آزادی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جو اسلام اور بانیٔ اسلام کا اصل نصب العین تھا۔ سو جاننا چاہئے کہ اس کے متعلق اسلام میں دو طریق اختیار کئے گئے اول سفارشی طریق اور دوسرے جبری طریق اور ان دونوں طریقوں کے متحدہ اثر کے ماتحت آزادی کی تحریک کو تقویت پہنچائی گئی۔ پہلے ہم سفارشی طریق کو لیتے ہیں۔ سب سے پہلے جبکہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی ابتداء ہی تھی اور آپؐ مکہ میں مقیم تھے آپؐ پر یہ خدا کی وحی نازل ہوئی:

وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ ○ فَكُّ رَقَبَةٍ

یعنی ’’اے رسول ! کیا تم جانتے ہو کہ دین کے راستے میں ایک بڑی گھاٹی والی چڑھائی کون سی ہے جس پر چڑھ کر انسان قربِ الٰہی کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے؟ اگر تم نہیں جانتے تو ہم بتاتے ہیں کہ وہ غلام کا آزاد کرنا ہے۔‘‘

پھر فرمایا:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ...... وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

یعنی اللہ کے نزدیک بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان خدا پر ایمان لائے ...... اور اسکی محبت میں مال خرچ کرے رشتہ داروں پر یتیموں پر اور مسکینوں پر اور مسافروں پر اور غلاموں کے آزاد کرنے پر۔

اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ

یعنی ’’ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی مسلمان غلام آزاد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے کلی نجات عطا کر دے گا۔‘‘

پھر حدیث میں آتا ہے:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ

یعنی ’’براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ! مجھے آپؐ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ بس میں اس سے سیدھا جنت میں چلا جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا تم نے لفظ تو مختصر کہے ہیں، مگر بات بہت بڑی پوچھی ہے۔ تم ایسا کرو کہ غلام کو آزاد کرو اور اگر خود اکیلے آزاد نہ کرسکو تو دوسروں کے ساتھ مل کر آزاد کرو۔‘‘

پھر حدیث میں آتا ہے:

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ وَلِيْدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ

یعنی ’’ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کے پاس ایک لونڈی ہو اور وہ بہت اچھی طرح اسے تعلیم دے اور بہت اچھی طرح اس کی تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کرکے اس کے ساتھ خود شادی کرے تو ایسا شخص خدا کے حضور دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔‘‘

ان پُرزور سفارشات کے علاوہ اسلامی تعلیم میں بعض غلطیوں اور گناہوں کے کفارہ میں غلام کے آزاد کرنے کا قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ جسے گویا سفارشی اور جبری طریق کے بین بین سمجھنا چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ...... فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

یعنی ’’کوئی شخص کسی مومن کو یونہی غلطی سے قتل کر دے تو اسکی سزا یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی ادا کرے سوائے اس کے کہ اسکے ورثاء اسے یہ خون بہا خود بخود معاف کر دیں ...... اور اگر ایسے شخص کو کوئی غلام آزاد کرنے کیلئے نہ ملے تو دو ماہ کے لگا تار روزے رکھے۔‘‘

پھر فرماتا ہے:

فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ...... فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہے جو مسلمانوں کی دشمن اور ان سے برسرپیکار ہے، لیکن مقتول خود مومن ہو تو پھر قاتل کی صرف یہ سزا ہے کہ وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے ...... اور اگر وہ کوئی غلام نہ پاوے تو دو ماہ کے لگا تار روزے رکھے۔‘‘

اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اور اگر مقتول کسی ایسی قوم میں سے ہو جن کے اور تمہارے درمیان عہد و پیمان ہے تو خواہ مقتول کافر ہی ہو۔ اسکے قاتل کی سزا یہ ہے کہ وہ مقتول کے وارثوں کو خون بہا ادا کرے اور ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اگر کوئی غلام نہ پائے تو دو ماہ کے لگا تار روزے رکھے۔‘‘

پھر فرماتا ہے:

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

یعنی اگر کوئی شخص خدا کی قسم کھا کر پھر اسے توڑے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو لباس عطا کرے یا ایک غلام آزاد کرے اور اگر کوئی غلام نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے۔‘‘

پھر فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ...... فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ...... فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

یعنی جو لوگ اپنی بیویوں سے علیحدہ رہنے کا عہد کر لیتے ہیں لیکن پھر کسی وجہ سے انہی کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں تو انکا کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کریں ...... اور اگر کوئی غلام نہ پائے تو ایسا شخص دو مہینے کے لگا تار روزے رکھے ...... اور اگر روزوں کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔‘‘

یہ وہ مختلف صورتیں ہیں جو اسلام نے کفارہ میں غلاموں کے آزاد کئے جانے کی بیان کی ہیں اور اسلام نے حسبِ عادت ان کے حالات کے اختلاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے دو دو تین تین مقابلہ کی صورتیں تجویز کر کے ان میں مسلمانوں کو اختیار دے دیا ہے کہ جو صورت آسانی کے ساتھ اور بہتر طور پر اختیار کی جاسکے اسے اختیار کر لیا جاوے اور کمال حکمت کے ساتھ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے جہاں جہاں بھی غلام کے آزاد کرنے کا ذکر ہے وہاں لازماً ساتھ ہی یہ الفاظ بھی زیادہ کر دیئے ہیں کہ اگر کوئی غلام نہ پائے تو پھر یہ یہ صورت اختیار کی جاوے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا اصل منشاء یہ تھا کہ بالآخر غلامی کا سلسلہ بالکل مفقود ہو جانا چاہئے۔ اس کے مقابلہ میں جب سورۃ مجادلہ کی آیت میں دو ماہ کے روزوں کے مقابلہ کی صورت تجویز کی گئی ہے تو وہاں یہ الفاظ رکھے گئے ہیں کہ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پھر یوں کیا جاوے۔ پس غلام کے آزاد کئے جانے کی صورت کے مقابلہ میں لازماً ان الفاظ کا آنا کہ ’’اگر کوئی غلام نہ پاوے‘‘ اس بات میں کوئی شبہ نہیں چھوڑتا کہ اسلام کی انتہائی غرض موجود الوقت غلاموں کی کلی آزادی تھی۔

پھر حدیث میں آتا ہے:

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ

یعنی ’’اسماء بنت ابی بکر روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو حکم دیتے تھے کہ سورج گرہن کے موقع پر غلام آزاد کیا کریں۔‘‘

اب ہم جبری آزادی کے طریق کو لیتے ہیں۔ سو اسکے متعلق اسلام نے مختلف صورتیں تجویز کی ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَاِنِّي سَابِعُ اِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَالَنَا خَادِمٌ غَيْرَ وَاحِدٍ فَعَمَدَ اَحَدُنَا فَلَطَمَهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَعْتِقَهٗ

یعنی ’’سوید صحابی روایت کرتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک غلام تھا۔ ہم میں سے ایک کو کسی بات پر غصہ آیا تو اس نے اس غلام کو ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس غلام کو آزاد کر دیں۔‘‘

یہی حدیث ابن عمر سے بھی مروی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مارے اور پھر اسے آزاد کر دے تو اسے اسکے فعل کا کوئی ثواب نہیں ہوگا کیونکہ غلام کا آزاد کیا جانا اسلام میں مالک کے مارنے کے فعل کی سزا قرار پا چکا ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو جبری طور پر آزاد کرنے کا ایک طریق یہ اختیار کیا کہ مالک کیلئے غلام کو مارنے کی سزا یہ مقرر کر دی کہ وہ اسے فوراً آزاد کر دے۔

پھر حدیث میں آتا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

یعنی ’’ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی ایسا غلام آجاوے جو اس کا قریبی رشتہ دار ہے تو وہ غلام خود بخود آزاد سمجھا جائے گا۔‘‘

پھر حدیث میں آتا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِي مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهٖ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

یعنی ’’ابن عمر اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی غلام کی ملکیت میں دوسروں کے ساتھ حصہ دار ہو اور وہ اپنے حصہ میں غلام کو آزاد کر دے تو اسکا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے دوسرے حصہ داروں کو بھی روپیہ دے کر غلام کو کلیۃً آزاد کرا دے اور اگر اسکے پاس اتنا روپیہ نہ ہو تو پھر بھی غلام کو عملاً آزاد کر دیا جائے گا تاکہ وہ خود اپنی کوشش سے بقیہ رقم پیدا کرے اور دوسرے مالکوں کو ادا کر کے کلی طور پر آزاد ہو جاوے اور اس معاملہ میں غلام کو ہر قسم کی سہولت دی جائے گی۔‘‘

پھر حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ مشرکین مکہ کے بعض غلام بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے جس پر مشرکوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ وہ غلام انہیں واپس دے دیئے جائیں اور بعض مسلمانوں نے بھی ان کی سفارش کی، مگر اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

غَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر سخت ناراض ہوئے اور غلاموں کے واپس کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ یہ تو خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ کیا میں انہیں پھر غلامی اور شرک کی طرف لوٹا دوں۔‘‘

پھر حدیث میں آتا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ اَمَتُهٗ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اُمُّ الْوَلَدِ حُرَّةٌ وَاِنْ كَانَ سَقْطًا۔

یعنی ’’ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کے ساتھ رشتہ کر لے اور اسے آزاد نہ بھی کرے تو پھر بھی اگر اس لونڈی کے بطن سے اس کے ہاں کوئی اولاد ہو جاوے تو اس کے بعد وہ لونڈی خود بخود آزاد سمجھی جائے گی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اُمِّ وَلَد بیوی بہرحال آزاد سمجھی جائے گی خواہ بچہ کی پیدائش اسقاط کی صورت میں ہی ہو۔‘‘

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ 386 تا 391، مطبوعہ قادیان 2011)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1072) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ہے کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کی بیماری کے دوران میں بھی قادیان ہی میں حاضر تھا اور اُن کی وفات کے وقت بھی یہیں موجود تھا۔ چنانچہ ان کے جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں لے جانے کیلئے ڈھاب کے ایک حصہ پر عارضی پل بنانا پڑا تھا۔ اس پل کے بنانے میں زیادہ تر تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے لڑکوں کا حصہ تھا اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں بھی اُن کے ساتھ شامل ہوا تھا اور بعد میں صاحبزادہ صاحب کے جنازہ میں بھی شامل ہوا۔ جنازہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبر سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھ گئے اور صاحبزادہ صاحب مرحوم کے متعلق اپنے الہامات اور پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے رہے۔ میں اگرچہ اُس وقت بچہ ہی تھا لیکن یہ احساس اس وقت تک میرے دل میں قائم ہے کہ حضور باوجود اس قدر سخت صدمہ کے جو آپ کو صاحبزادہ صاحب کی وفات سے لازماً پہنچا ہوگا نہایت بشاشت سے کلام فرماتے رہے۔

(1073) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی سے واپسی پر امرتسر اُترے۔ حضرت ام المومنین بھی ہمراہ تھیں۔ حضور نے ایک صاحبزادے کو جو غالباً میاں بشیر احمد صاحب (خاکسار مؤلف) تھے گود میں لیا۔ اور ایک وزنی بیگ دوسری بغل میں لیا اور مجھے فرمایا آپ پاندان لے لیں۔ میں نے کہا حضور مجھے یہ بیگ دے دیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ ایک دو دفعہ میرے کہنے پر حضور نے یہی فرمایا۔ تو میں نے پاندان اٹھا لیا اور ہم چل پڑے۔ اتنے میں دو تین جوان عمر انگریز جو اسٹیشن پر تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ حضور سے کہو ذرا کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے عرض کی کہ حضور یہ چاہتے ہیں کہ حضور ذرا کھڑے ہو جائیں۔ حضور کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اُسی حالت میں حضور کا فوٹو لے لیا۔

(1074) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ہے کہ مقدمہ کرم دین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تار میرے نام آیا کہ آپ شہادت کیلئے گورداسپور پہنچیں۔ میں فوراً گورداسپور روانہ ہو گیا۔ کرم دین نے لمبی چوڑی جرح تیار کی ہوئی تھی۔ ہر ایک گواہ کیلئے۔ خصوصاً پرانے خدام کیلئے لمبی جرح اُس نے تیار کی تھی۔ چنانچہ مجھ پر اُس نے حسب ذیل سوالات کئے۔

س: قادیان میں کتنے پریس ہیں

ج: میں کیا جانوں کس قدر پریس ہیں

س: مرزا صاحب کی کس قدر تصانیف ہیں

ج: اسّی کے قریب ہوں گی

س: کتابوں کے کیا کیا نام ہیں

ج: مجھے یاد نہیں۔ میں کوئی کتب فروش نہیں ہوں

س: کس قدر سنگ ساز ہیں اور ان کے کیا کیا نام ہیں

ج: ایک شخص کرم الٰہی کو میں جانتا ہوں اور پتہ نہیں

س: کاتب کس قدر ہیں اور ان کے کیا کیا نام ہیں

ج: مجھے علم نہیں

س: آپ قادیان میں کتنی دفعہ آئے ہیں

ج: سینکڑوں دفعہ

س: تعداد بتائیں

ج: میں نے گنتی نہیں کی

اسی طرح چند اور سوال کئے۔ جن کے جواب میں میں لاعلمی ظاہر کرتا رہا۔ آخر مجسٹریٹ نے اسے اس قسم کے سوالات کرنے سے روک دیا اور میں کمرہ عدالت سے باہر چلا آیا۔ جس پر اُس نے عدالت سے کہا کہ یہ دیگر گواہوں کو باہر جا کر بتا دے گا۔ مگر حاکم نے اس کی بات نہ مانی کہ گواہ معزز آدمی ہے اور میں باہر چلا آیا۔

اسی درمیان میں مجسٹریٹ نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ آپ مرزا صاحب کے مرید ہیں۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کہ آپ جان و مال اُن پر فدا کر سکتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ جان و مال کی حفاظت کیلئے ہم نے بیعت کی ہے۔ وہ مجھے سوال میں پھانسنا چاہتا تھا۔ مگر یہ جواب سن کر رہ گیا۔

گواہوں کے بیانات نوٹ کرنے کیلئے حضرت صاحب مجھے تقریباً ہر مقدمہ میں اندر بلا لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے میری اس خوش قسمتی بوجہ زود نویسی پر رشک کا اظہار فرمایا۔

(1075) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ سب سے پہلے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرف نیاز کا موقعہ اُس روز ہوا جب کہ حضور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کی اس درخواست پر کہ حضور ایک دفعہ ان کے گھر واقعہ قصبہ سنور متصل پٹیالہ میں قدم رنجہ فرمائیں، پٹیالہ تشریف لائے۔ دس بجے صبح کے قریب پہنچنے والی ٹرین سے حضور کے راجپورہ کی جانب سے تشریف لانے کی اطلاع تھی۔ خاکسار پہلی ٹرین سے راجپورہ پہنچ گیا۔ آگے پٹیالہ آنے والی ٹرین تیار تھی۔ حضور گاڑی کے آگے معہ دو ہمراہیان حکیم فضل الدین صاحب بھیروی مرحوم و حاجی عبدالرحیم صاحب المعروف ”پیسہ والے سوداگر“ گاڑی کے آگے پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ چونکہ ہم لوگ اس سے قبل کسی کی صورت سے بھی آشنا نہ تھے، اس لئے حاجی عبدالرحیم صاحب کی طرف مصافحہ کیلئے بڑھے کیونکہ حاجی صاحب لحیم و شحیم اور قد آور آدمی تھے اور لباس ظاہری بھی اُن کا شاندار تھا۔ حاجی صاحب نے ہمارا مقصد محسوس کرتے ہوئے حضرت صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اگر آپ لوگ حضرت صاحب کی زیارت کیلئے آئے ہیں تو حضرت صاحب یہ ہیں۔ اس پر ہم دو تین آدمیوں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب نے حاجی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حاجی صاحب! بہت تھوڑے لوگ ہیں جو صرف خدا کیلئے آتے ہیں۔ دراصل دنیا عجائب پسند ہے۔ اگر یہ شہرت ہو جائے کہ انبالہ میں ایک چار آنکھوں والا آدمی ہے تو اسکے دیکھنے کیلئے دنیا ٹوٹ پڑے۔ ایسا ہی لفظ الہام سے دنیا اجنبی ہو چکی تھی۔ اب جو وہ سنتے ہیں کہ ایک شخص کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے تو اُسی طرح تعجب سے وہ چاہتے ہیں کہ دیکھیں وہ آدمی جس کو الہام ہوتا ہے وہ کیسا ہے۔ اسکے بعد گاڑی پٹیالہ کو روانہ ہوئی۔ پٹیالہ اسٹیشن پر معلوم ہوا کہ حضرت صاحب جناب وزیر محمد حسین صاحب کی گاڑی میں سوار ہو کر جو اسی غرض سے خود گاڑی لے کر آئے تھے جانب شہر روانہ ہو گئے اور اُس کوٹھی میں جو اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر (جانب شرق پٹیالہ سے) واقع ہے موجود ہیں۔ جب خاکسار بھی پتہ لگا کر وہاں پہنچ گیا تو حضور کوٹھی کے بڑے کمرے میں تقریر فرما رہے تھے اور بیس تیس مرد ماں کا مجمع تھا۔ تقریر کا مفہوم ”ضرورت الہام“ معلوم ہوتا تھا کیونکہ خاکسار کے حاضر ہونے کے بعد جو الفاظ حضرت صاحب سے سنے تھے وہ یہ تھے۔ عقل صرف ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں ”ہونا چاہئے“ تک جا سکتی ہے لیکن یہ بات کہ ایسی ہستی ضرور ہے اس کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ صرف الہام ہی کے ذریعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایسی ہستی ضرور موجود ہے۔ تقریر والے کمرہ سے ملحقہ کمرہ کی طرف جو بند تھا اشارہ کر کے فرمایا کہ فرض کرو کہ اس کمرہ میں کسی شخص کے بند ہونے کا کوئی دعویٰ کرے اور کوئی دوسرا شخص اس کے شوق زیارت میں ہر روز بڑے الحاح اور عاجزی سے اسکو پکارے۔ اگر سالہا سال بعد بکثرت لوگ ایسا ہی کریں اور کسی کو اُس شخص کی آواز تک نہ سنائی دے تو وہ سب تھک کر آخر اس کے ہونے سے انکاری ہو جائیں گے۔ پس دہریہ تو عدم جہد و عدم معرفت کی وجہ سے دہریہ ہیں لیکن یہ خدا کے پرستار الہام سے تشفی یاب نہ ہونے کی صورت میں ایک تجربہ کار دہریہ ہوتے۔ پس یقینی ایمان الہام کے بغیر میسر نہیں ہو سکتا۔ یقینی ایمان کیلئے الہام از بس ضروری ہے۔ اس تقریر کے ختم کرنے کے بعد حضور بسواری گاڑی وزیر صاحب سنور تشریف لے گئے۔

(1076) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنور سے شام کو پٹیالہ واپس تشریف لائے تو پھر وزیر محمد حسین صاحب کی کوٹھی پر حضور نے تقریر فرمائی۔ لیکن خاکسار اس کو سن نہ سکا۔ کیونکہ تقریر اوپر کے حصہ مکان میں ہو رہی تھی اور مجمع اس قدر کثیر تھا کہ چھتوں کے گر جانے کے خوف سے پہرہ قائم کر دیا گیا تا کہ اور آدمی اندر نہ آنے پائیں۔ واپسی پر اسٹیشن پٹیالہ پر بھی ایسی ہی لوگوں کی کثرت تھی۔

(1077) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیخ کرم الٰہی صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام واپسی پر پٹیالہ کے اسٹیشن پر تشریف لائے تو حضور نے نماز مغرب خود پڑھائی۔ اس وقت ایک ناگوار واقعہ یہ ہوا کہ حضور وضو فرمانے لگے تو ہاتھ میں ایک رومال تھا جس میں قریباً یکصد روپیہ تھا تو حضور نے لوٹا ہاتھ میں لیتے وقت بے خیال کسی اجنبی شخص کو وہ رومال پکڑا دیا اور نماز ادا کرنے کے بعد جب حضور نے رومال کے متعلق دریافت کیا تو کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب اس امر کا چرچا ہونے لگا تو حضور نے منع فرمایا کہ زیادہ تجسس نہ کرو۔ شاید کسی ضرورت مند کیلئے خدا نے اپنے رحم سے ایسا کیا ہو۔ اسکے بعد گاڑی میں سوار کر راجپورہ پہنچ گئے۔ خاکسار بھی راجپورہ تک ساتھ گیا۔ اور جب حضور ریل گاڑی میں جو پنجاب کی طرف جانے والی تھی تشریف فرما ہوئے تو خاکسار نے ایک روپیہ بطور نذرانہ پیش کیا کہ حضور اسے قبول فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ تو طالب علم معلوم ہوتے ہیں اس لئے یہ تکلیف نہ کریں۔ خاکسار نے عرض کی کہ میری آرزو یہ ہے کہ میرا یہ روپیہ اُس کتاب کی اشاعت کے مصارف میں شامل ہو جائے جو حضور نے تصنیف فرمائی ہے (یعنی براہین احمدیہ) اس پر حضور نے وہ روپیہ بخوشی قبول فرما کر جزائے خیر کی دعا کی۔

(1078) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ چندولعل مجسٹریٹ آریہ تھا اور اُس زمانہ میں ہی وہ کھدر پوش تھا۔ ایک دن دوران مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان ہو رہا تھا اور اس دن آدمیوں کی بہت کثرت تھی اس لئے چندولعل نے باہر میدان میں کچہری لگائی اور بیان کے دوران میں حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو نشان نمائی کا بھی دعویٰ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اور تھوڑی دیر میں آپ نے فرمایا: جو نشان آپ چاہیں میں اس وقت دکھا سکتا ہوں اور یہ بڑے جوش میں آپ نے فرمایا۔ اس وقت وہ سناٹے میں آ گیا اور لوگوں پر اس کا بڑا اثر ہوا۔

(1079) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ چندولعل مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ”اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ“ کے متعلق سوال کیا کہ یہ خدا نے آپ کو بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اسکا مجھ سے وعدہ ہے۔ وہ کہنے لگا جو آپ کی ہتک کرے وہ ذلیل و خوار ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بے شک۔ اس نے کہا ”اگر میں کروں؟“ آپ نے فرمایا ”چاہے کوئی کرے“ تو اس نے دو تین دفعہ کہا ”اگر میں کروں؟“ آپ یہی فرماتے رہے ”چاہے کوئی کرے“ پھر وہ خاموش ہو گیا۔

(1080) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک مقدمہ کے تعلق سے میں گورداسپور میں ہی رہ گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا کہ واپسی پر مل کر جائیں۔ چنانچہ میں اور شیخ نیاز احمد صاحب اور مفتی فضل الرحمن صاحب یکے میں قادیان کو روانہ ہوئے۔ بارش سخت تھی اس لئے یکے کو واپس کرنا پڑا اور ہم بھیگتے ہوئے رات کے دو بجے کے قریب قادیان پہنچے۔ حضور اُسی وقت باہر تشریف لے آئے۔ ہمیں چائے پلوائی اور بیٹھے باتیں پوچھتے رہے۔ ہمارے سفر کی تمام کوفت جاتی رہی۔ پھر حضور تشریف لے گئے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

دلی سکون حاصل کرنے کا بہترین طریق اللہ کی یاد ہے اس لئے جب بھی آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اللہ کو یاد کریں

بجائے دنیاوی چیزوں کے پیچھے دوڑنے کے، اپنے خالق سے قربت پکڑنے کی کوشش کرو اور یہ چیز پھر تمہیں سکون اور راحت پہنچائے گی

اسلامی تعلیمات کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ایک انسان کا قتل جملہ انسانیت کے قتل کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان بچانا گویا پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف ہے

اسلام جملہ مذاہب کا تحفظ کرتا ہے اور اس کا دہشت گردی، انتہا پسندی یا دیگر مذاہب کو تباہ کرنے یا تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلانے سے کوئی تعلق نہیں ہے

ہمیں کم از کم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں اور اچھے مومن اور اچھے مسلمان ہونے کا مظاہرہ کرنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ نارتھ یو.کے کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں ہدایات ونصائح

30/اکتوبر 2021ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نارتھ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والی 13 تا 15 سالہ ناصرات الاحمدیہ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم.ٹی.اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ ممبرات ناصرات الاحمدیہ نے مسجد دارالامان، مانچسٹر سے آن لائن شرکت کی۔ اس ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ممبرات ناصرات الاحمدیہ کو اپنے عقائد اور عصر حاضر کے مسائل کی بابت حضور انور سے چند سوالات کے متعلق راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایک ناصرہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ معاشرے میں ذہنی امراض اور ڈپریشن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بسا اوقات (ذہنی امراض) اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم بہت زیادہ مادہ پرستی میں پڑ رہے ہیں۔ ہماری خواہشات اور تمناؤں کی ترجیحات بھی بدل گئی ہیں۔ بجائے اللہ کی محبت اور قربت میں بڑھنے کے، ہم دنیاوی چیزوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یہ اس کی بنیادی وجہ ہے۔ اور جب دنیاوی خواہشات پوری نہ ہوں اور جو آپ چاہتے ہیں وہ نہ ملے تو پھر آپ کو مایوسی ہوتی ہے اور یہ مایوسی پھر بے چینی میں بڑھاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دلی سکون حاصل کرنے کا بہترین طریق اللہ کی یاد ہے اور ذہنی سکون ملتا ہے۔ اس لئے جب بھی آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اللہ کو یاد کریں، اس کے سامنے جھکیں، پنجوقتہ نماز باقاعدگی اور خلوص سے ادا کریں پھر اللہ آپ کو سکون عطا فرمائے گا اور دلی اطمینان دے گا اور نتیجۃً آپ پرسکون اور بہتر محسوس کریں گے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ آج کل کے زیادہ مریض جو بے چینی کا شکار ہو رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہ زیادہ دنیاوی چیزوں کی طرف مائل ہیں۔ اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب رہنے کی کوشش کریں تو کم وبیش آپ کی 80 فیصد سے زیادہ بے چینی دور ہو جائے گی اور چلی جائے گی۔ اس لئے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جماعت (احمدیہ) کا ممبر بننے کی توفیق عطا فرمائی ہے یعنی اس دور کے امام مہدی کو ماننے کی جو مسیح موعود علیہ السلام ہیں جن کے آنے کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ بجائے دنیاوی چیزوں کے پیچھے دوڑنے کے، اپنے خالق سے قربت پکڑنے کی کوشش کرو اور یہ چیز پھر تمہیں سکون اور راحت پہنچائے گی۔

ایک ناصرہ نے پوچھا کہ جب کسی مذہب کی تقلید کیے بغیر آپ اپنے کام کر سکتے ہیں تو پھر مذہب کی کیا ضرورت ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک اخلاق کی بات ہے تو ایک دہریہ کے بھی اچھے اخلاق ہو سکتے ہیں۔ اس میں ہمیشہ سچ بولنے کی خوبی ہو سکتی ہے جب کہ بعض ایمان لانے والے یا کسی مذہب کے پیروکار (ہمیشہ) سچ نہیں بولتے۔ وہ بسا اوقات زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں اس طرح سے ایک دہریہ بھی ان ایمانداروں سے اچھا ہوتا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ ایک دہریہ بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ جملہ اخلاق حسنہ جو اس دنیا میں پائے جاتے ہیں، یا انسانیت کو متعارف کروائے گئے ہیں وہ اللہ کے رسولوں اور نبیوں کے ذریعہ سے ہم تک پہنچے ہیں۔ اس لئے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مذہب ہی ہے جو انسانوں کیلئے اس دنیا میں اخلاق حسنہ لایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی ہی زندگی نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے جو جملہ انبیاء نے ہمیں بتایا ہے کہ اس عارضی زندگی کے بعد ایک مستقل زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آپ اس دنیا میں اچھے کام کرتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کرتے ہیں جو آپ کو اپنے خالق کے ادا کرنے چاہئیں اور اپنے ان فرائض کو بھی ادا کرتے ہیں جو آپ کو اپنے ساتھ بسنے والے انسانوں کے ادا کرنے چاہئیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو آخرت میں اجر عطا فرمائے گا۔ تو اس لئے ہم کہتے ہیں کہ صرف اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایک حقیقی پیروکار کو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کو یقینی بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارا اسکی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، یہ تمہارے (انسانوں کے) ہی فائدہ کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اور آخری دنیا میں بھی انہیں اجر دے گا۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اپنے ساتھ بسنے والے لوگوں کے حقوق العباد بھی ادا کرنے چاہئیں اور اس کا اجر بھی آخرت میں ملے گا۔ ایک دہریہ جو ایمان نہیں لاتا، اس کو صرف اس دنیا میں اجر ملے گا جبکہ ایک ایماندار یہاں بھی اجر پاتا ہے اور آخرت میں بھی اجر پاتا ہے۔ یہ مذہب پر عمل پیرا ہونے کا فائدہ ہے۔

ایک اَور ناصرہ نے سوال کیا کہ وہ سکول میں دہشت گردی کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ وہ کس طرح لوگوں کو سمجھا سکتی ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے فرماتا ہے کہ ایک انسان کا قتل جملہ انسانیت کے قتل کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان بچانا گویا پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف ہے۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک معصوم انسان کا قتل تمہیں جہنم میں لے جائے گا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک مومن کا قتل تمہیں جہنم میں لے جائے گا۔ لیکن مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ مسلمان ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ جو ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہیں، قرآنی تعلیمات کی رو سے اور آنحضرت ﷺ کی احادیث کی رو سے وہ سب جہنمی ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اسلام بیان کرتا ہے کہ تمہیں تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جب اسلام کے دشمنوں کے خلاف سورۃ الحج میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی، اس میں بڑی وضاحت سے فرمایا گیا ہے کہ تمہیں ان (دشمنوں) کے خلاف جہاد کی اجازت دی گئی ہے تاکہ تم اسلام کے دشمنوں سے بدلہ لے سکو، کیونکہ اگر اب تم نے انہیں چھوڑ دیا کہ وہ جو بھی کریں تو پھر تم صفحہ ہستی پر کوئی مذہب نہیں دیکھو گے۔ تم یہودیوں کے معبد، کوئی گرجا، کوئی مندر یا کوئی مسجد محفوظ نہ پاتے۔ تو یہاں جو دفاعی جنگ کا حکم دیا گیا ہے، یہ اسلام کی حفاظت کیلئے نہیں ہے یا اسلام کو پھیلانے کیلئے نہیں ہے بلکہ خود (ہر) مذہب کی حفاظت کیلئے ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کوئی جنگجو مذہب نہیں ہے بلکہ یہ مذہب کی حفاظت کرتا ہے۔ اسلام ہر طرح کی دہشت گردی کی مخالفت کرتا ہے اور ہر طرح کی انتہا پسندی کے خلاف ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ آج کل کے لوگ اسلام کے نام پر جو بھی کر رہے ہیں، وہ دراصل اسلام کے نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ وہ اپنے مفاد کیلئے قرآنی آیات کی غلط تشریح کر کے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ جھوٹے طور پر ثابت کر سکیں کہ جارحانہ جہاد کی اجازت ہے اور یہ اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اسلام جملہ مذاہب کا تحفظ کرتا ہے اور اس کا دہشت گردی، انتہا پسندی یا دیگر مذاہب کو تباہ کرنے یا تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایک اَور ناصرہ نے حضور انور سے سوال پوچھا کہ کوئی سید طالع احمد (شہید) کی طرح کیسے بن سکتا ہے جو اسلام اور جماعت احمدیہ کی خدمت میں شہید ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہت محنت سے احمدیہ مسلم جماعت کے کام کریں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلائیں۔ ایک مومنہ اور احمدی بچی کے طور پر اپنا مثالی نمونہ پیش کریں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور کہیں کہ یہ وہ احمدی بچیاں ہیں جو حقیقی اسلامی تعلیمات پر گامزن ہیں۔ جہاں تک شہادت کا تعلق ہے کہ اس مقام کی سعادت اس نے کس کو بخشنی ہے۔ ہمیں کم از کم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں اور اچھے مومن اور اچھے مسلمان ہونے کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16/نومبر 2021)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

(خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں بچوں کے ذہنوں میں اس بات کو ڈالنا ہوگا کہ ہمیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ہمیں ان اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسلامی تعلیمات نے سکھائے ہیں

(روزنامہ الفضل آن لائن کی 30/ستمبر 2022ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ

مکرم نور احمد صاحب مرحوم آف جکور، بنگلور کا ذکر خیر

(محمد کلیم خان، مبلغ سلسلہ مڈیکری، صوبہ کرناٹک)

محترم نور احمد صاحب سے خاکسار کی پہلی ملاقات 1994ء میں بنگلور کے ایک محلہ V. Nagan Halli میں ہوئی تھی۔ جہاں آپ کو بیجاپور سے آئے ہوئے کچھ ہی دن ہوئے تھے اور جہاں آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کرایہ کے گھر پر رہائش پذیر ہوئے تھے۔ آپکی پیدائش 1948ء کو شہر شولا پور میں ہوئی۔ 1951ء میں ان کا خاندان صوبہ کرناٹک کے شہر بیجاپور میں آباد ہوگیا۔ انکا تعلق اہل حدیث فرقہ سے تھا۔ انہیں ایک کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کسی کے ذریعہ ملی۔ آپ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ بڑے بھائی محترم محمد اسماعیل صاحب مرحوم پہلے ہی ایک احمدی مکرم بہادر خان صاحب آف بیجاپور کے ذریعہ احمدی ہو چکے تھے۔ پھر محترم نور احمد صاحب نے مولانا حکیم محمد الدین صاحب مرحوم، مولوی فیض احمد صاحب درویش اور حاجی جمال الدین صاحب ساگر کی موجودگی میں والدہ سمیت بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں 1966 میں شامل ہوگئے الحمدللہ۔ V. Nagan Halli سے پھر ایک دوسرے محلہ میں جس کا نام جکور ہے ایک چھوٹا سا ذاتی مکان خرید کر آباد ہوئے۔ خاکسار کا جب 2003 میں دوبارہ بنگلور تبادلہ ہوا تو جکور بنگلور جماعت کا ایک حلقہ ہوا کرتا تھا۔ جب پہلی بار جکور میں خاکسار کو جانے کا موقعہ ملا تو سب سے پہلے محترم نور احمد صاحب سے ہی ملاقات ہوئی۔ آپ نے ایک خواب کا ذکر کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سورج کی روشنی میرے گھر پر پڑ رہی ہے اور پھر میرے مکان سے چاروں طرف پھیلتی جاری ہے۔ آپ کی یہ خواب اس رنگ میں پوری ہوئی کہ سب سے پہلے جکور میں آپ مقیم ہوئے۔ اور پھر آپ کے تعاون سے کئی مکانات آباد ہوگئے۔ نیز سب سے پہلے ایم ٹی اے مکرم نور احمد صاحب کے مکان پر لگایا گیا پھر بذریعہ کیبل دوسرے افراد جماعت کے گھر میں پہنچا۔ الحمدللہ۔ آپ نے اپنے گھر میں باوجود چھوٹا ہونے کے احمدی افراد کیلئے نماز سنٹر بھی بنایا ہوا ہے جہاں افراد جماعت پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیا کرتے ہیں۔ اور مرکزی نمائندگان جب بھی جکور جاتے محترم نور احمد صاحب کے مہمان ہوتے۔ ان کے اہل خانہ بھی مرکزی نمائندگان کی دل سے مہمان نوازی کرتے اور ان کا احترام کرتے۔ اور اسی چھوٹی سی جگہ پر جماعتی اجلاسات ہوا کرتے۔ ایک دن خاکسار سے کہنے لگے کہ میری دلی خواہش ہے کہ میرے گھر میں ایم.ٹی.اے کی ڈش لگی ہو اور غیر احمدی احباب میرے گھر آئیں اور ایم.ٹی.اے کے ذریعہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات وخطابات سنیں اور جماعت احمدیہ کی ان کو تبلیغ کروں۔ مگر میری مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ میں فوری طور پر ایم ٹی اے لگا سکوں۔ اللہ کے فضل سے جلد از جلد وہاں ایم ٹی اے کا انتظام ہوگیا اور احباب جماعت کے کئی گھروں میں بھی بذریعہ کیبل ایم.ٹی.اے دیکھا جانے لگا اور غیر از جماعت دوستوں کا بھی آنا جانا شروع ہوگیا۔ سارے علاقہ میں سب کو پتہ لگ گیا کہ اس محلہ میں احمدیہ جماعت کے افراد آباد ہو رہے ہیں۔ جماعتی سرگرمیوں کا مرکز محترم نور احمد صاحب کا ہی گھر رہا تبلیغی پروگرام بنائے جانے لگے۔ خدمت خلق بھی ہونے لگی۔ اس محلہ میں دس گھر احمدیوں کے ہوگئے۔ کچھ کے ذاتی مکان اور کچھ کرائے پر گھر لیکر آباد ہوگئے۔ مرکز سے درخواست کی گئی کہ اس محلہ میں کرایہ پر ایک نماز سنٹر کا ہونا ضروری ہے۔ مرکز نے درخواست کو منظور کیا۔ اور نماز سنٹر بھی بن گیا اور ساتھ ہی ایک معلم صاحب کی تقرری ہوگئی۔ الحمدللہ۔ حلقہ جکور میں جو گھر احمدی احباب کے ہیں وہ گورنمنٹ کی زمین پر واقع ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے پلان تیار کیا گیا کہ تمام گھروں کو منہدم کردیا جائے۔ کچھ لوگ پریشان ہوگئے کہ اب ہم کہاں جائیں گے۔ اس بات پر محترم نور احمد صاحب نے بلند آواز سے کہا کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ سب سے پہلے اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی غرض سے خط لکھیں اور خود بھی دعا کریں۔ حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھا گیا۔ کچھ ہی دنوں میں گورنمنٹ کا پلان تبدیل ہوگیا۔ اور آج بھی سبھی احمدی افراد اپنے اپنے گھروں میں مقیم ہیں اور اب پختہ مکانات تعمیر کئے جاچکے ہیں اور حکومت کی جانب سے پختہ کاغذات بھی مکانات کے حاصل ہوچکے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

محترم نور احمد صاحب پر مندرجہ ذیل شعر بالکل صادق آتا ہے

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حلقہ جکور مستقل جماعت بن گئی ہے۔ ایک دن خاکسار نے محترم نور احمد صاحب سے کہا کہ آپ وصیت کیوں نہیں کرتے۔ تحریک کرنے کی دیر تھی کہ خود اور اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ فوری طور پر وصیت کے نظام میں شامل ہوگئے اور تاحیات اپنا چندہ بروقت خود ادا کیا کرتے تھے اور ہر مد میں کچھ نہ کچھ چندہ دینے کی کوشش کرتے۔ بنگلور شہر کے قریب ہسور بنڈا میں کچھ افراد نے بیعت کی۔ وہاں کے معلم صاحب ایک ماہ کی رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے آپ کو تحریک کی کہ ایک ماہ کیلئے وہاں منتقل ہوجائیں اور نومبائعین کی تعلیم وتربیت کریں۔ اپنا کاروبار وغیرہ سب کچھ چھوڑ کر اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ وہاں ایک ماہ کیلئے چلے گئے اور جب تک معلم صاحب وہاں واپس نہیں آئے موصوف وہیں رہے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے سے بیمار رہنے لگے فالج کا حملہ ہوا۔ بیماری کی حالت میں بھی باقاعدہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور مورخہ 21/اپریل 2022 کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا ان کے بیٹے منور احمد صاحب نے خط لکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ جسکی رپورٹ 25/اگست 2022ء کے ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع ہوئی۔ آپ کو 1966 میں بیعت کی سعادت ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، متوکل علی اللہ، سادہ مزاج اور اعلیٰ اخلاق کے حامل نیک انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ مرحوم جکور کے بارہ سال صدر رہے۔ اور جس وقت یہ یہاں آباد ہوئے وہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔ اور اب ایک صد کی تجنید ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ جکور سے آپ کے بیٹے مکرم منور احمد صاحب جنازہ قادیان لے کر آئے۔ جہاں جنازہ گاہ میں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔ اور اپنے قرب خاص میں مقام عطا فرمائے آمین۔ پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم منور احمد صاحب اور مکرم مظفر احمد صاحب اور تین بیٹیاں، مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ مہک صاحبہ ہیں۔ نیز گیارہ نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بزرگ محترم نور احمد صاحب مرحوم کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ سب اسی طرح احمدیت کے شیدائی بنیں جس طرح ان کے بزرگ تھے آمین ثم آمین۔

......☆......☆......☆......

اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ

میرے شوہر مکرم سید اقوال احمد صاحب جواد بنگلور مرحوم کا ذکر خیر

(پروفیسر پروین بیگم آف جماعت احمدیہ بنگلور)

میرے شوہر محترم سید اقوال احمد صاحب جواد بنگلور مرحوم مورخہ 27 اکتوبر 2022 بروز جمعرات اس دار فانی سے عالم جاویدانی کی طرف رحلت کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد صاحب یعنی میرے سسر محترم سید عبدالحفیظ صاحب دکنی مرحوم 1948 سے ہی کہا کرتے تھے کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے اور جب جماعت احمدیہ کے بارے میں علم ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں آپ نے مولانا حکیم محمد الدین صاحب مرحوم کے ذریعہ جو اس وقت بنگلور میں مبلغ تھے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ آپ کا بیعت کرنا ہی تھا کہ محلہ میں مخالفت کا طوفان کھڑا ہوگیا۔ غیر تو غیر اپنے بھی غیر ہوگئے۔ ہر طرف سے دھمکیاں ملنے لگیں۔ مساجد میں نہ صرف داخلہ ممنوع ہوا بلکہ ہر جمعہ کفر کے فتویٰ کا اعلان کیا جانے لگا۔ قریبی دوست اور رشتہ دار کہنے لگے کہ پانچ لڑکیاں اور تین لڑکے آپ کے ہیں ان سے کون شادی کریگا۔ چونکہ آپ گورنمنٹ اسکول میں استاد بھی تھے۔ اسکول میں بھی مخالفت ہونے لگی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جلدی جلدی تبادلہ کئے جانے لگے مگر سچ یہ ہے۔

تندی باد مخالفت سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

میری ساس صاحبہ محترمہ رحمت النساء صاحبہ مرحومہ بہت ہی صبر کے ساتھ اپنے شوہر کا ساتھ دیتی رہیں اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف خاص توجہ دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور آہستہ آہستہ تمام دشواریاں کافور ہوتی چلی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی بچوں کو امید سے بڑھ کر دین اور دنیا کی خوشیوں سے نوازا اور آج تک اس کا بے انتہا فضل وکرم جاری ہے۔ الحمدللہ۔

میرے شوہر کی پیدائش 1959 میں ہوئی۔ آپ کا بچپن غربت میں گزرا مگر آپ کے والدین نے تعلیم حاصل کرانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور تعلیمی معیار بہت اچھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ Economics کے طالب علم رہ چکے تھے۔ آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میرے شوہر نے Economics میں MA کیا اور اپنے بچوں کو مسلسل تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دلاتے رہے اور آج بچے بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں الحمدللہ۔ جب آپ کے والد صاحب مرحوم نے احمدیت قبول کی اس وقت شدید مخالفت کا سامنا گھر کے سبھی افراد کو کرنا پڑا۔ مگر کسی ایک کے بھی قدم میں ذرہ بھی لغزش نہیں آئی بلکہ اس مخالفت کے طوفان میں یہی کہا کرتے تھے کہ ہمارے امام کا ارشاد ہے کہ ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی تائیدات ونصرت ہر احمدی کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں۔ میرے شوہر کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ جس میں افراد جماعت اور غیر احمدی افراد شامل ہیں۔ اکثر غیر احمدی علماء اور حفاظ آفس میں آتے رہتے تھے۔ اُس وقت میرے شوہر محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب کو جو اس وقت بنگلور میں مبلغ تھے فون کر کے اطلاع دیتے۔ اور پھر مولوی صاحب کے ساتھ ان لوگوں کی تبلیغی گفتگو ہوتی تھی اور یہ سلسلہ اکثر چلتا رہتا۔ زیر تبلیغ افراد کو اپنی کار میں مسجد لے کر جاتے اور مسجد احمدیہ ولسن گارڈن میں تبلیغی نشست لگا کرتی۔ یہ سب اسی وجہ سے تھا کہ آپ کے اخلاق سے دوسرے لوگ متاثر ہوتے۔ اپنے گھر میں بھی ہر سال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کرتے اور اس میں غیر از جماعت افراد کو مدعو کرتے۔ طعام کا انتظام کیا کرتے تھے۔ زندگی کے ہر مرحلہ میں ہمیشہ مثبت سوچ رکھا کرتے تھے۔ ہماری شادی 1986 میں ہوئی۔ اس وقت سے لے کر تادم واپسی آپس میں کبھی کسی بات پر ناچاقی نہیں ہوئی۔ ہمیشہ میرا اور بچوں کا خیال رکھتے۔ اور ہر ممکن کوشش کرتے کہ ہم سب خوش رہیں۔ ہر ضروریات فراہم کرنے کی کوشش کرتے۔ میں نے خود احمدیت قبول کی تھی۔ جماعتی معلومات دیتے اور ساتھ ساتھ جماعتی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے۔ مسجد میں کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو فوراً لا کر دیا کرتے تھے۔ بچوں کو کہا کرتے تھے کہ جماعت کی خدمت ہی اصل خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے سے نوازا۔ بیٹی عزیزہ ثمر حفیظ ایک Clinical Psychologist ہے۔ اسکے مضامین ’’الحکم‘‘ اور ’’التقویٰ‘‘ عربی رسالہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں تاکہ Mental Health کے بارے میں لوگوں کو معلومات فراہم کی جاسکے اور بیٹا عزیز سید متین حفیظ MA Economics ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دینی ودنیاوی علوم سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

میرے شوہر کی وفات پر ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بہت ہی محبت سے پر درج ذیل خط موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل وجان سے پیارے امام کا ہر آن حافظ وناصر ہو۔ اور ہم کو خلافت کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرمہ پروفیسر پروین بیگم صاحبہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے میاں کی وفات کا بہت افسوس ہوا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میری طرف سے تمام پسماندگان سے تعزیت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ وناصر ہو۔

اللہ تعالیٰ میرے شوہر (سید اقوال احمد صاحب جواد) کی مغفرت فرمائے اور اپنے پیاروں کے ساتھ رکھے اور مرحوم کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی مجھ کو اور میرے بچوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

موت کو سمجھے ہے غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26؍اپریل 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم محمد سلیم صاحب (ربوہ حال یو.کے)

23؍اپریل 2023ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 15-16 سال کی عمر میں انڈیا سے ہجرت کر کے پاکستان آئے اور ننکانہ صاحب میں رہائش پذیر ہوئے اور وہاں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران مخالفین نے آپ کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں اور شفقت سے باعزت بری ہوئے اور پھر حضورؓ کی ہدایت پر ربوہ شفٹ ہو گئے اور وہاں کاروبار شروع کیا۔ کچھ عرصہ بعد مرحوم نے تحریک جدید میں ملازمت اختیار کر لی اور بیرونی ممالک میں مقیم واقفین زندگی کے گھروں میں ضروریات زندگی پہنچانے کا فریضہ کئی سال تک بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، لوگوں کی ساتھ انتہائی پیار و محبت سے ملنے والے، خوش گفتار، دھیمے مزاج کے مالک، خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے، بہت نیک، مخلص اور دیندار انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں 6 بیٹے اور 5 بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم امتیاز احمد کنگ صاحب (جرمنی)

25؍فروری 2023ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی، صائب الرائے، سچی خوابیں دیکھنے والی، صابرہ وشاکرہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جماعتی کتب زیر مطالعہ رکھتیں۔ بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتیں۔ خلافت سے نہایت اخلاص اور کامل فرمانبرداری کا تعلق تھا۔ مالی قربانی کا بہت شوق رکھتیں اور اس کیلئے اپنے زیورات بھی پیش کرتی تھیں۔ بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم افتخار احمد کنگ صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں جو آج کل جرمنی کے شعبہ آرکائیو اینڈ ریسرچ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم مستجاب قاسم صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں۔

(2) مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبد الغفور احسان صاحب (کینیڈا)

13؍مارچ 2023ء کو 75 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم سانحہ لاہور کے موقع پر اپنے بچوں کے ہمراہ مسجد دارالذکر میں موجود تھے۔ اس سانحہ میں آپ کے بیٹے مکرم انعام اللہ احسان صاحب شدید زخمی ہوئے۔ مرحوم کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر کتب سلسلہ بہت شوق سے پڑھتے تھے۔ 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران ظفروال سیکٹر میں بطور کمپنی کمانڈر بڑی بہادری سے لڑے۔ 1974ء میں فوج چھوڑنا چاہی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اپنا ارادہ ترک کر دیا اور پھر بریگیڈیئر کے عہدے تک ترقی پائی۔ ساری زندگی جماعت سے بہت مضبوط تعلق رکھا اور ہمیشہ مختلف جماعتی خدمتوں میں مصروف رہے۔ چنانچہ صدر حلقہ لالہ زار راولپنڈی اور سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری دعوت الی اللہ راولپنڈی کے علاوہ ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور کینیڈا آنے پر لوکل نائب امیر ٹورانٹو ویسٹ اور سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت اور جماعت سے بہت اخلاص کا تعلق تھا اور اس تعلق کے اظہار میں ہمیشہ بہت نڈر رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب (ٹیلر ماسٹر، ربوہ)

یکم فروری 2023ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے سسر حضرت میاں احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ اور ساس حضرت صوباں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی میں سے تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، صدقہ وخیرات کرنے والی، دعا گو، متوکل علی اللہ، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھیں اور رمضان میں قرآن کریم کے کم از کم تین دور مکمل کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب (مربی سلسلہ جاپانی ڈیسک ربوہ) کی والدہ تھیں۔ آپ کے دو نواسے مکرم واصف شہزاد صاحب اور مکرم فاتح احمد صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں۔ جن میں سے ایک مالی (افریقہ) میں اور دوسرے نظارت اشاعت ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ایک نواسی مکرم راجہ برہان احمد صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ یو.کے) سے بیاہی ہوئی ہیں۔ اسکے علاوہ تین پوتیاں اور ایک پڑنواسی بھی مربیان کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔

(4) مکرمہ منیرہ سلطان صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر (ریٹائرڈ) سلطان احمد چودھری صاحب (امریکہ)

4؍مارچ 2023ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم چودھری فیض بخش صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت ہنس مکھ، مہمان نواز، غریب پرور اور سلسلہ سے انتہائی عقیدت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ ایثار، قربانی اور خدمت کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ لجنہ میں کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(5) مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد رفیق صاحب (دارالبرکات ربوہ)

14؍دسمبر 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے پختہ تعلق رکھنے والی اور نیک کاموں میں بہت تعاون کرنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ لجنہ میں کافی عرصہ گروپ لیڈر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کی والدہ تھیں۔

(6) مکرم بشارت احمد صاحب ملہی (ربوہ)

3؍مارچ 2023ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے صدر جماعت 43 جنوبی سرگودھا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب (پنڈ بیگوال ضلع اسلام آباد)

15؍جنوری 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے مقامی سطح پر تیس سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریبوں کا خیال رکھنے والی، جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، ایم.ٹی.اے کی شیدائی، ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ صبح وشام قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ آپ نے پنڈ بیگوال میں مربی ہاؤس کی تعمیر کیلئے زمین پیش کرنے کی بھی توفیق پائی۔

(8) مکرمہ نصرت حئی صاحبہ (جرمنی)

11؍اکتوبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں شوق سے شامل ہوتی تھیں اور چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ پیشہ کے لحاظ سے جج تھیں۔ آپ جرمنی جماعت کے پہلے مبلغ مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب کی نواسی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

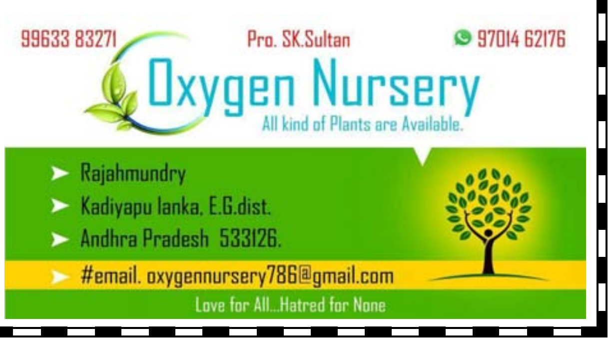

صدیق اکبرؓ صحابہؓ میں سے زیادہ شجاع، متقی اور ان سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور مردِ میدان اور سیّد الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا تھے

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2/دسمبر 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جب حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت بیان کی تو حضرت ابوبکرؓ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت بیان کی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورج طلوع نہیں ہوا کسی آدمی پر جو عمرؓ سے بہتر ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فوراً اپنی عاجزی کا اظہار فرمایا کہ مجھے کہتے ہو تم بہتر ہو حالانکہ میں نے تو تمہارے بارے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے کہ تم بہتر ہو۔

سوال رسول کریم ﷺ کو صحابہ میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن شفیق نے بیان کیا کہ مَیں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھا تو انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ۔

سوال تاریخ کے حوالے سے کن کن صحابہ کا حفظ ثابت ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حفظِ قرآن کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تاریخ کے حوالے سے باتیں فرمائی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ’’ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مہاجر صحابہؓ میں سے مندرجہ ذیل کا حفظ ثابت ہے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، سعدؓ، ابنِ مسعودؓ، حذیفہؓ، سالمؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن سائبؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور عورتوں میں سے عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ۔ ان میں سے اکثر نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی قرآنِ شریف حفظ کر لیا تھا اور بعض نے آپؐ کی وفات کے بعد حفظ کیا۔

سوال ثانی اثنین کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ثانی اثنین کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ کی اپنی روایت یوں ہے۔ حضرت انسؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے کہ مَیں نے نبی ﷺ سے کہا اور مَیں اس وقت غار میں تھا (یعنی حضرت ابوبکرؓ نے کہا جبکہ وہ غار میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے) کہ اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کے نیچے نگاہ ڈالے (یعنی کافر جو باہر کھڑے تھے اگر نیچے دیکھے) تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر آپ کا کیا خیال ہے ان دو شخصوں کی نسبت جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کے محاسن اور خصوصی فضائل کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے محاسن اور خصوصی فضائل میں سے ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ سفرِ ہجرت میں آپ کو رفاقت کیلئے خاص کیا گیا اور مخلوق میں سے سب سے بہترین شخص صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکلات میں آپ ان کے شریک تھے اور آپ مصائب کے آغاز سے ہی حضورؐ کے خاص انیس بنائے گئے تھے تاکہ محبوبِ خداؐ کے ساتھ آپؓ کا خاص تعلق ثابت ہو اور اس میں بھید یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ خوب معلوم تھا کہ صدیقِ اکبرؓ صحابہؓ میں سے زیادہ شجاع، متقی اور ان سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے پیارے اور مردِ میدان تھے اور یہ کہ سید الکائنات ﷺ کی محبت میں فنا تھے۔ آپؓ ابتدا سے ہی حضورؐ کی مالی مدد کرتے اور آپؐ کے اہم امور کا خیال فرماتے تھے۔ سو اللہ نے تکلیف دہ وقت اور مشکل حالات میں اپنے نبی (ﷺ) کی آپؓ کے ذریعہ تسلی فرمائی اور الصدیق کے نام اور نبی ثقلینؐ کے قرب سے مخصوص فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ کی خلعتِ فاخرہ سے فیضیاب فرمایا اور اپنے خاص الخاص بندوں میں سے بنایا۔

سوال برطانوی مؤرخ جے جے سانڈرز نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کیا بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک برطانوی مؤرخ ہے جے جے سانڈرز لکھتا ہے کہ پہلے خلیفہ کی یاد مسلمانوں میں ہمیشہ ایک ایسے انسان کے طور پر جاگزیں رہی ہے جو کامل وفادار، لطف و کرم کا پیکر تھا اور کوئی سخت سے سخت طوفان بھی ان کی مستقل تحمل مزاجی کو ہلا نہ سکا۔

سوال برطانوی مستشرق ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے حضرت ابوبکرؓ کی بابت کیا بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: برطانوی مستشرق ٹی ڈبلیو آرنلڈ کہتا ہے کہ ابوبکرؓ ایک دولت مند تاجر تھے۔ اعلیٰ کردار اور اپنی ذہانت اور قابلیت کی بنا پر ان کے ہم وطن ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنی دولت کا بڑا حصہ اُن مسلمان غلاموں کو خرید نے پر صرف کر دیا جنہیں کفار ان کے آقا محمد ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لانے کے سبب اذیتیں دیتے تھے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کے اخلاق حسنہ کی بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ کے اخلاقِ حسنہ کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بلکہ ابوہریرہؓ کا نام لے کر بھی رضی اللہ عنہ کہہ اٹھتے رہے ہیں اور چاہتے رہے ہیں کہ کاش ان کی خدمت کا ہی ہمیں موقعہ ملتا۔ پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابوبکر اور عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کر کے کچھ نقصان اٹھایا۔ بے شک انہوں نے دنیاوی لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کر لی۔ لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی اور اب کوئی طاقت ان کو مار نہیں سکتی۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کے اخلاق فاضلہ کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق فاضلہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ تھا جس کی فطرت میں سعادت کا تیل اور بتّی پہلے سے موجود تھے۔ اس لئے رسول کریم ﷺ کی پاک تعلیم نے اس کو فی الفور متاثر کر کے روشن کر دیا۔ اس نے آپؐ سے کوئی بحث نہیں کی۔ کوئی نشان اور معجزہ نہ مانگا۔ معاً سن کر صرف اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپؐ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو بول اٹھے کہ آپؐ گواہ رہیں۔ میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

سوال غیر مسلم مصنفین نے حضرت ابوبکرؓ کی بابت کیا لکھا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غیر مسلم مصنفین نے بھی حضرت ابوبکرؓ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ الجیریا کا بیسویں صدی کا ایک مؤرخ ہے آندرے سرویئر (André Servier) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتا ہے کہ ابوبکر کا مزاج سادہ تھا۔ غیر متوقع عروج کے باوجود انہوں نے غربت والی زندگی بسر کی۔ جب انہوں نے وفات پائی تو انہوں نے اپنے پیچھے ایک بوسیدہ لباس، ایک غلام اور ایک اونٹ ترکہ میں چھوڑا۔ وہ اہلِ مدینہ کے دلوں پر سچی حکومت کرنے والے تھے۔ ان میں ایک بہت بڑی خوبی تھی اور وہ تھی قوت و توانائی۔ لکھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خوبی کے ذریعہ غلبہ حاصل کیا تھا اور جو آپ کے دشمنوں میں کمیاب تھی وہ خوبی حضرت ابوبکرؓ میں پائی جاتی تھی اور وہ کیا خوبی تھی، غیر متزلزل ایمان اور مضبوط یقین اور ابوبکر صحیح جگہ پر صحیح آدمی تھا۔ پھر لکھتا ہے کہ اس معمر اور نیک سیرت انسان نے اپنے موقف کو اختیار کیا جبکہ ہر طرف بغاوت برپا تھی۔ آپ نے اپنے مومنانہ اور غیر متزلزل عزم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ازسرِ نو شروع کیا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کی قبول اسلام کے بعد کی حالت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے کیا تحریر فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مکہ کا ایک لیڈر تھا اَب ذلیل ہو گیا مگر اسلام سے پہلے اُنکی اِس سے زیادہ کیا عزت ہوسکتی تھی کہ دو سو یا تین سو آدمی ان کا نام عزت سے لیتے ہوں گے۔ لیکن اسلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں خلافت اور بادشاہت کی برکت سے نوازا۔ اور انہیں دنیا بھر میں دائمی عزت اور ایک لازوال شہرت کا مالک بنا دیا...... کہاں ایک قبیلہ کی لیڈری اور کہاں یہ کہ تمام مسلمانوں کا خلیفہ اور مملکتِ عرب کا بادشاہ ہونا جس نے ایران اور روم سے ٹکر لی اور انہیں نیچا دکھایا۔

☆☆☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو، جس میں دین زیادہ ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25/نومبر 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الاعراف آیت نمبر 158 کی تلاوت فرمائی، اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَہٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَہُمۡ فِی التَّوۡرٰٮۃِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ ۫ یَاۡمُرُہُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہٰہُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیۡہِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنۡہُمۡ اِصۡرَہُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِہٖ وَعَزَّرُوۡہُ وَنَصَرُوۡہُ وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَہٗۤ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری بات سے روکتا ہے۔ اور ان کیلئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اُس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سوال شادی بیاہ کی خوشی کے موقع پر ہمیں کیا دعا کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس خوشی کے موقعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو طلب کریں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، آئندہ نسلیں اسلام کی خادم پیدا ہوں، اللہ تعالیٰ کی سچی عباد بننے والی نسلیں ہوں، غیر محسوس طور پر گانے گا کر شرک کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔

سوال شادی بیاہ کی خوشی میں کس طرح کا اظہار ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عائشہ رخصتانہ کے موقع پر تم نے گانے بجانے کا انتظام کیوں نہیں کیا؟ حالانکہ انصاری شادی کے موقع پر اس کو پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو اور اس موقع پر چھاننی بجاؤ۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے موقع پر کون سے الفاظ گانے کو کہا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے خود ہی خوشی کے اظہار کے طور پر شادی کے موقع پر بعض الفاظ ترتیب فرمائے کہ اس طرح گایا کرو کہ اَتَیۡنَاکُمۡ اَتَیۡنَاکُمۡ فَحَیَّانَا فَحَیَّاکُمۡ۔ یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہمیں خوش آمدید کہو۔

(سوال) جب تم شادی کرنے کا سوچو تو لڑکی میں کیا چیز دیکھو؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو، جس میں دین زیادہ ہو۔

(سوال) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب معلوم ہوا کہ کسی شخص نے کہا کہ میں شادی نہیں کروں گا تو اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پتہ چلا کہ کسی صحابی نے کہا ہے کہ میں شادی نہیں کروں گا اور مسلسل عبادتوں میں اور روزوں میں وقت گزاروں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ مَیں تو عبادتیں بھی کرتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، بندوں کے دوسرے حقوق بھی ادا کرتا ہوں شادیاں بھی کی ہیں۔ پس جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(سوال) شادی بیاہ میں کمرہ سجانے کی بابت کون سی روایت ملتی ہے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کو تیار کریں اور ان کو حضرت علیؓ کے پاس لے جائیں۔ اس سے پہلے انہوں نے اپنے کمرے کی تیاری کی جس کا نقشہ کھینچا کہ ہم نے کمرے میں مٹی سے لپائی کی پھر دو تکئے تیار کئے جن میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پھر ہم نے لوگوں کو کھجور اور انگور کھلائے اور انہیں میٹھا پانی پلایا اور ہم نے ایک لکڑی لی جس کو ہم نے کمرے کے ایک طرف لگا دیا تا کہ اس کو کوئی کپڑا لٹکانے اور مشکیزہ لٹکانے کیلئے استعمال کیا جا سکے۔ پس ہم نے حضرت فاطمہؓ کی شادی سے زیادہ اچھی شادی اور کوئی نہیں دیکھی۔

(سوال) بعض لوگ شادی سے پہلے مہر زیادہ کیوں لکھواتے ہیں اور اس کا کیا نتیجہ بعد میں دیکھنے کو ملتا ہے؟

(جواب) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شادی سے پہلے لڑکی والے لڑکے کو باندھنے کی غرض سے زیادہ مہر لکھوانے کی کوشش کرتے ہیں اور شادی کے بعد اگر کہیں جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے، طلاق کی صورت ہو جائے، تو لڑکے بہانے بنا کر اس کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر نظام کیلئے اور میرے لئے اور بھی زیادہ تکلیف دہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں سزا بھی دینی پڑتی ہے۔

(سوال) کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی تو اس پر آپؑ نے کیا فرمایا؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔ شادی کر کے اس کو کہتے ہیں کہ بخش بھی دو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ عورت کا حق ہے۔ اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کر دینا چاہئے۔

(سوال) حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک صحابی نے کہا کہ میری بیوی نے میرا حق مہر بخش دیا ہے تو اس پر آپ علیہ السلام نے اس سے کیا فرمایا؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی نے عرض کیا کہ میری بیوی نے مجھے مہر بخش دیا ہے، معاف کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا تم نے اسکے ہاتھ پر رکھا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ پہلے ہاتھ پہ رکھو پھر اگر وہ بخش دے، معاف کر دے تو پھر ٹھیک ہے۔ تو جب واپس آئے کہتے ہیں مَیں نے تو اس کے ہاتھ پر رکھا اور وہ دینے سے انکاری ہے۔ فرمایا یہی طریقہ ہے، اصل طریقہ بھی یہی ہے پہلے ہاتھ پر رکھو پھر معاف کرواؤ۔ اس لئے جو کوشش کرتے ہیں ناں مقدمہ لانے سے پہلے کہ جو ہم نے یہ کہہ دیا وہ کہہ دیا ان کو سوچنا چاہئے۔

(سوال) مہر کی تعداد کس قدر ہونی چاہئے؟

(جواب) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے پوچھا کہ مہر کی تعداد کس قدر ہونی چاہئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مہر تراضیٔ طرفین سے ہو، آپس میں جو فریقین ہیں ان کی رضا مندی سے ہو جس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اسکی حد مقرر کی گئی ہے۔ کوئی حد نہیں ہے مہر کی بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے۔

(سوال) اگر حق مہر ادا نہ کیا ہو اور بیوی کی وفات ہو جائے تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: بنگلہ دیش سے ایک نے خط لکھ کر پوچھا تھا کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے اور مہر میں نے ادا نہیں کیا تھا تو ایسی صورت میں اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اسی قسم کا ایک سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے مَیں نے نہ مہر اسکو دیا ہے نہ بخشوایا ہے۔ اب کیا کروں۔ تو آپ نے فتویٰ دیا، فرمایا کہ مہر اسکا ترکہ ہے اور آپ کے نام قرض ہے۔ آپ کو ادا کرنا چاہئے اور اس کی یہ صورت ہے کہ شرعی حصص کے مطابق اسکے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس میں ایک حصہ خاوند کا بھی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔

......☆......☆......☆......

ملکی رپورٹیں

56 ویں جلسہ سالانہ کیرنگ کا کامیاب انعقاد

مورخہ 13 اور 14 مئی 2023 بروز ہفتہ واتوار جلسہ سالانہ کیرنگ (صوبہ اڈیشہ) منعقد ہو کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ کیرنگ کے علاوہ صوبہ کی دوسری جماعتوں سے چودہ سو پچاس مہمان تشریف لائے۔ مرکز احمدیت قادیان دارالامان سے مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند اور مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ دعوت الی اللہ جنوبی ہند بطور مرکزی نمائندہ کے شریک ہوئے۔ پورے گاؤں میں نظم وضبط کا خاص انتظام تھا۔ پولیس کا دستہ بھی جلسہ گاہ میں موجود تھا۔ دونوں دن کا جلسہ کل چار نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست صبح 9:30 تا 12:45 بجے دوپہر اور دوسری نشست 5:30 شام تا 9:30 بجے رات منعقد ہوئی۔ افتتاحی واختتامی اجلاس کی صدارت مرکزی نمائندہ نے کی۔ پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی اور دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم عبدالمالک صاحب امیر ضلع کٹک نے کی۔ جلسہ میں کل 14 تقاریر ہوئیں۔ 11 غیر مسلم مہمان بھی جلسہ میں شریک ہوئے جن میں بعض سیاسی شخصیتیں بھی تھیں۔ سبھی نے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ انہیں جماعتی لٹریچر کا تحفہ بھی دیا گیا اور گلے میں شال ڈال کر ان کی عزت افزائی کی گئی۔ مرد حضرات کیلئے جلسہ کا انتظام عیدگاہ میں تھا جبکہ مستورات کیلئے مسجد محمود میں۔ مینار کے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پورے گاؤں میں جلسہ کی آواز پہنچ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

شادی کے موقعہ پر زیور اور کپڑوں کا مطالبہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’اس امر کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رسمیں خواہ کسی رنگ میں ہوں بُری ہوتی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے اگر بعض رسمیں مٹائی ہیں تو دوسری شکل میں بعض اختیار بھی کر لی ہیں۔ نکاحوں کے موقع پر پہلے تو گھروں میں فیصلہ کر لیا جاتا تھا کہ اتنے زیور اور کپڑے لئے جائیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ ایسی شرائط تحریروں میں آنے لگیں۔ پھر میرے سامنے بھی پیش ہونے لگیں۔ شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ...... مَیں آئندہ کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو گیا کہ کسی نکاح کیلئے زیور اور کپڑے وغیرہ کی شرائط لگائی گئی ہیں یا لڑکی والوں نے ایسی تحریک بھی کی ہے تو ایسے نکاح کا اعلان میں نہیں کروں گا۔‘‘

(خطبہ نکاح فرمودہ 27/مارچ 1931ء، مطبوعہ الفضل 17/اپریل 1931ء)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

Hydrabad Road, Yadgir - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں

ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان   لقمان احمد باجوہ صاحب

پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ   فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11281: میں عقیلہ بیگم زوجہ مکرم شاہ جہاں خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ آفس ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کے کانٹے ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد، ناک کی لونگ ایک عدد (کل وزن 8 گرام 22 کیریٹ) حق مہر 8500 بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ شمیم احمد سلطان الامۃ: عقیلہ بیگم گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر 11282: میں شفیع الرحمٰن ولد مکرم شیخ مجیب الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 20000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ طاہر احمد العبد: شیخ شفیع الرحمٰن گواہ: محمد یحییٰ

مسل نمبر 11283: میں شیخ مبشر امین ولد مکرم اشفر اشیخ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 25 اپریل 2001 پیدائشی احمدی ساکن ابراہیم پور بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جون 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 350 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رستم احمدی العبد: شیخ مبشر امین گواہ: ایس کے مرسلین

مسل نمبر 11284: میں اے کے رقیہ ہاجرہ زوجہ مکرم ایم پی طلحہ احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6 جولائی 1990 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: مسجد محمود No:11 فرسٹ مین روڈ UI colony ضلع kodambakkam صوبہ چنئی مستقل پتہ: نمبر 133/65 نینا پلائی (سینٹ کرسٹینا گرام) پوسٹ آفس اوڈنگی ضلع ٹوٹیکورن صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 124 گرام سونا 22 کیریٹ، حق مہر 50000۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حنیف ساجد احمد اے کے الامۃ: اے کے رقیہ ہاجرہ گواہ: ایم پی طلحہ احمد

مسل نمبر 11285: میں صباح الدین خان ولد مکرم فقیر الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن نرگاؤں، پوسٹ نرگاؤ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ارادت خان العبد: صباح الدین خان گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 11286: میں سہانہ پروین بنت مکرم میاں جان خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن نرگاؤں ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رجاب خان الامۃ: سہانہ پروین گواہ: عرفان خان

مسل نمبر 11287: میں ستار خان ولد مکرم جمعہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 66 سال پیدائشی احمدی تاریخ پیدائش 1980ء ساکن تالبرکوٹ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین گھر باڑی رقبہ 4 ڈسمل واقع تالبرکوٹ موجا کھاتہ نمبر 1151/1534 پلاٹ نمبر 4150/6484۔اس پر ایک پختہ مکان تعمیر شدہ ہے۔اس کی موجودہ قیمت (زمین ومکان) 600000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آزاد خان العبد: ستّار خان گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11288: میں عرفان خان ولد مکرم شہید رمضان خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ آفس نرگاؤں ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رجاب خان العبد: عرفان خان گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 11289: میں وحیدہ بی بی زوجہ مکرم شیخ یعقوب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ آفس غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کے کانٹے دو جوڑی، ناک کا پھول ایک جوڑی کل وزن دس گرام 22 کیریٹ زیور نقرئی: پائل دو جوڑی وزن تیرہ تولہ۔حق مہر 30000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ یعقوب الامۃ: وحیدہ بی بی گواہ: اسرافیل خان

مسل نمبر 11290: میں فراۃ بیگم زوجہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ آفس غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کے پھول ایک جوڑی، چوڑیاں دو عدد، انگوٹھی ایک عدد، مانگ ٹیکا ایک عدد (کل وزن تین تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی 5 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ نصیر احمد الامۃ: فراۃ بیگم گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11291: میں خاتون بیگم زوجہ مکرم شیخ محبوب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کے کانٹے ایک جوڑی، ناک کا پھول ایک عدد (وزن 10 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی وزن 20 تولہ، حق مہر مبلغ 30000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محبوب الامۃ: خاتون بیگم گواہ: شیخ تنویر

مسل نمبر 11292: میں لیلہ بی بی زوجہ مکرم آدم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کے کانٹے ایک جوڑی، دو چوڑیاں (ایک تولہ 22 کیریٹ) حق مہر 5500 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 700 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: آدم خان الامۃ: لیلہ بی بی گواہ: اسرافیل خان

مسل نمبر 11293: میں شمیمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ عطابُل خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: گلے کا ہار دو عدد، کان کے کانٹے دو جوڑی، انگوٹھی ایک عدد (کل وزن 30 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل دو جوڑی 15 تولہ۔حق مہر 50000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عطاء بل الامۃ: شمیمہ بیگم گواہ: اسرافیل خان

مسل نمبر 11294: میں نعیم الخان ولد مکرم یار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیوٹ ملازم عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: نعیم الخان گواہ: سلیمان علی خان

مسل نمبر 11295: میں شیخ تنویر احمد ولد مکرم شیخ ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ آٹو ڈرائیور عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔آدھا ڈسمل زمین واقع غنچہ پاڑہ پلاٹ نمبر 2392۔اس پر ایک چھوٹا مکان تعمیر شدہ ہے (زمین و

مکان) کی قیمت 300000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز ڈرائیوری ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایوب خان العبد: شیخ تنویر گواہ: اسرافیل خان

مسل نمبر 11296: میں ادریس خان ولد مکرم رجاب خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازم عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اسرافیل خان العبد: ادریس خان گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11297: میں آصف علی سلیمان ولد مکرم سلیمان علی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھیکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اسرافیل خان العبد: آصف علی سلیمان گواہ: ایوب خان

مسل نمبر 11298: میں تراب خان ولد مکرم رُجاب خان صاحب قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبی 4 گنٹھ موجا غنچہ پاڑہ کھاتہ نمبر 283/414 پلاٹ نمبر 1511/3295 اس پلاٹ کی قیمت کم وبیش 400000 روپے ہے اس پر ایک پختہ مکان خاکسار نے بنایا ہے اس کی قیمت کم وبیش پچیس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز پنشن ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: اسرافیل خان العبد: تراب خان گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11299: میں شمیمہ بیگم زوجہ مکرم شاہجہان خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ پوسٹ آفس گڑی پڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کے دو عدد ہار، کان کے کانٹے ایک جوڑی، کنگن ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد، ناک کی پھولی ایک عدد (کل وزن چار تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل دو جوڑی، پیر کی انگوٹھیاں دو عدد (10 تولہ) حق مہر 80000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شاہجہان خان الامۃ: شمیمہ بیگم گواہ: شیخ صبغت اللہ

مسل نمبر 11300: میں سکینہ بیگم زوجہ مکرم مقیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ رگڑی پڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی چین ایک عدد، کان کے کانٹے ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد (کل وزن 2 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی، پاؤں کی انگوٹھیاں (وزن 10 تولہ) حق مہر مبلغ 20000 بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مقیم خان الامۃ: سکینہ بیگم گواہ: تبارک خان

مسل نمبر 11301: میں جانکی صدیقہ بی بی زوجہ مکرم شیخ صبغت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تاریخ پیدائش 2006ء موجودہ پتہ: کوٹ پلہ رگڑی پڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ مستقل پتہ: بیل پور پوسٹ شمیلہ ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے کانٹے ایک جوڑی، کان کی بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد (کل وزن ایک تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل دو جوڑی، انگوٹھی ایک عدد (کل وزن دس تولہ) حق مہر 26000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: تبارک خان الامۃ: جانکی صدیقہ بی بی گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11302: میں شیخ وسیم احمد ولد مکرم شیخ شمیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ پوسٹ رگڑی پڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورد ونوش ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ بشیر احمد العبد: شیخ وسیم احمد گواہ: شیخ صبغت اللہ

مسل نمبر 11303: میں شیخ صبغت اللہ ولد مکرم شیخ احمد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: کوٹ پلہ پوسٹ رگڑی پڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ مستقل پتہ: بیل پور پوسٹ آفس شمیلہ ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: تبارک خان العبد: شیخ صبغت اللہ گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11304: میں یامین خان ولد مکرم منیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ پوسٹ رگڑی پڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ صبغت اللہ العبد: یامین خان گواہ: مظفر خان

مسل نمبر 11305: میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم محمد کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال نواپٹنا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کے کانٹے ایک جوڑی (کل وزن ایک تولہ 22 کیریٹ) حق مہر 17500 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد کریم الامۃ: شاہدہ بیگم گواہ: اعجاب الحق خان

مسل نمبر 11306: میں نسیمہ بیگم زوجہ مکرم محمد نصر اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال پوسٹ نواپٹنا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، منگل سوتر ایک عدد، کان کے کانٹے دو جوڑی، چوڑیاں دو عدد، انگوٹھی ایک عدد، ناک کے پھول دو عدد (کل وزن 30 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: دو جوڑی پائل، پیر کی انگوٹھیاں 4 عدد (کل وزن 10 تولہ) حق مہر مبلغ 50000 بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد نصر اللہ الامۃ: نسیمہ بیگم گواہ: شیخ شمسل

مسل نمبر 11307: میں گلشن بی بی زوجہ مکرم شیخ حبیب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال پوسٹ آفس نواپٹنا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی ایک عدد چین، کان کے کانٹے ایک جوڑی (کل وزن ایک تولہ 22 کیریٹ) حق مہر 6000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: احسان خان الامۃ: گلشن بی بی گواہ: اعجاب الحق خان

مسل نمبر 11308: میں منصورہ بیگم زوجہ مکرم شیخ شکیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال پوسٹ نواپاٹنا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے کانٹے ایک جوڑی، ناک کا لونگ ایک عدد (کل وزن پانچ گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل دو جوڑی، انگوٹھیاں دو عدد (کل وزن 10 تولہ) حق مہر 25500 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شیخ شکیل الامۃ: منصورہ بیگم گواہ: اعجاب الحق خان

مسل نمبر 11309: میں محمد سخاوت ولد مکرم محمد جدید صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال پوسٹ نواپٹنا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گھر باڑی رکبہ 2.50 گھنٹہ جمع بندی نمبر 100 موجا پنکال اس میں ایک پختہ مکان ہے۔ زمین کی قیمت 250000 روپے اور مکان کی قیمت 1200000 روپے ہے۔ کھیتی زمین 10 گھنٹھپ واقع موجا پنکال جمع بندی نمبر 98، 99 جس کی موجودہ قیمت کم وبیش 500000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز زراعت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: فرزان علی خان العبد: محمد سخاوت گواہ: مظفر خان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 29 - June - 2023 Issue. 26

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جنگ بدر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اَے اللہ! تُو نے جو نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا کر اور آج ہی دشمن کا خاتمہ کر

جنگ بدر کے حوالہ سے سرکارِ دو عالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

محترم قاری محمد عاشق صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ و پرنسپل و نگران مدرسۃ الحفظ ربوہ اور محترم نور الدین الحصنی صاحب آف شام کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب کا اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/جون 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مخبروں نے جب یہ اطلاع دی کہ قریش کا لشکر تجارتی قافلے کے بچاؤ کیلئے بڑھا چلا آرہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صورتحال سے آگاہ کیا اور مشورہ طلب کیا۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت مقداد بن عمروؓ نے کہا کہ ہم ایسا جواب نہ دیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو دیا تھا کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ یعنی جا تُو اور تیرا ربّ دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے بلکہ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں جو بھی آپؐ فیصلہ کریں اور آپؐ کے ساتھ مل کر آپؐ کی معیت میں دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر انہیں کلمہ خیر سے نوازا اور اُن کیلئے دعا فرمائی۔

بعض سیرت نگاروں نے سوال اٹھایا ہے کہ حضرت مقدادؓ نے سورہ مائدہ کی آیت پڑھی تھی جو بہت بعد میں نازل ہونے والی سورت ہے لیکن پھر مفسرین خود ہی اس کا جواز بھی پیش کرتے ہیں کہ بعد کے کسی راوی نے یہ آیت شامل کردی ہوگی۔ بہرحال یہ اعتراض معنی نہیں رکھتا کیونکہ کثرت سے یہ روایت بیان ہوئی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت مقدادؓ تینوں مہاجرین میں سے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش تھی کہ انصار کی رائے طلب کریں۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے کہا کہ ہم آپؐ پر ایمان لے آئے ہیں اور آپؐ کے دین کی گواہی دی ہے اور ہم نے آپؐ کا حکم سننے اور اُس کو بجالانے کا وعدہ کیا ہے اس لیے آپؐ ہمیں جہاں لے جائیں ہم چلنے کیلئے تیار ہیں۔

پس اللہ کی برکت پر آپؐ ہمارے ساتھ روانہ ہوجائیں۔ بعض دیگر روایات میں یہ الفاظ حضرت سعد بن عبادہؓ سے منسوب ہیں۔ بہرحال حضرت سعدؓ کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو گروہوں میں سے ایک پر غلبہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں وہ جگہ دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہوکر گریں گے۔

صحابہ نے پوچھا کہ اگر آپؐ کو پہلے سے یہ علم تھا تو آپؐ نے ہمیں مدینہ میں ہی کیوں نہ فرمایا تا کہ ہم تیاری کر کے نکلتے لیکن باوجود ان سب کے مسلمانوں کو یہ علم نہ تھا کہ ان کا مقابلہ کس گروہ سے ہوگا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ بدر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کا مشورہ چاہتے تھے۔ انصار کے ذہن میں یہ تھا کہ لڑنے والے مکہ کے لوگ ہیں اور وہ کوئی مشورہ دیں گے تو مہاجرین یہ سمجھیں گے کہ یہ ہمارے بھائیوں اور رشتے داروں سے لڑنے کا کہہ رہے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار فرمانے کے بعد آخر انصار نے اپنی ہچکچاہٹ کا ذکر کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ ہم ہر حال میں آپؐ کے ساتھ ہیں۔ انصار کے مشورہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے اور بدر کے قریب نزول فرمایا۔ کچھ دیر بعد آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ نکلے اور ایک عربی بوڑھے کے پاس جا کر رُک گئے اور قریش کے متعلق دریافت فرمایا۔ بوڑھے نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ فلاں دن روانہ ہوچکے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو اس وقت وہ اس مقام پر ہوں گے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قریش فلاں دن روانہ ہوئے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو وہ فلاں مقام پر ہوں گے۔ بوڑھے کے پوچھنے پر کہ آپ لوگ کون ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی حکمت سے جواب دیا کہ ہم پانی سے ہیں۔ یہ غالب امکان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے چشمے کا حوالہ دیا ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

واپس آنے کے بعد شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو چند دیگر صحابہ کے ہمراہ بدر کے چشمے کی طرف روانہ فرمایا تا کہ دشمن کی مزید خبریں لاسکیں۔ وہ دو افراد کو پکڑ لائے جنہوں نے بتایا کہ قریش نے ہمیں پانی لانے بھیجا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ بہت سے قریش اس پہاڑی کے پیچھے موجود ہیں اور وہ کسی دن نَو اور کسی دن دس اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ نَو سو اور ایک ہزار کے درمیان ہیں۔ پھر انہوں نے قریش کے کئی سرداروں کے نام بتائے جو اس لشکر میں شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر ڈال دیے ہیں۔ یہ نہایت دانشمندانہ اور حکیمانہ الفاظ تھے جو آپؐ کی زبان مبارک سے بے ساختہ نکلے جس کی وجہ سے صحابہ کے دل مضبوط ہوگئے کہ خدا نے ان کو یقیناً فتح عطا کرنی ہے۔

اس موقع پر حضرت حباب بن منذرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ نے حکم الٰہی سے اس جگہ قیام کیا ہے یا صرف آپؐ کی رائے یا جنگی چال ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جنگی چال ہے۔ تب انہوں نے عرض کیا کہ یہ جگہ مناسب نہیں بلکہ دشمن کے پانی سے قریب ترین جگہ پر قیام کیا جائے اور تمام کنویں بند کردیے جائیں اور اپنے لیے ایک حوض میں پانی بھر دیا جائے اور ہم دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمارے لیے پانی میسر ہوگا اور دشمن پانی سے محروم ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور دشمن کے قریب ترین کنویں پر پڑاؤ ڈال کر باقی کنویں بیکار کروا دیا اور ایک حوض بنا کر اُسے پانی سے بھر دیا گیا۔ سعد بن معاذؓ رئیس اوس کی تجویز پر میدان کے ایک حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک سائبان تیار کیا اور آپؐ کی سواری بھی وہاں باندھ دی۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ یہاں قیام کریں اور ہم لڑیں گے اگر ہمیں شکست ہوئی تو آپؐ اس سواری پر مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے بھائی آپؐ کی حفاظت کریں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ جب بدر کے میدان میں پہنچے تو صحابہؓ نے مشورہ کر کے آپؐ کو ایک اونچی جگہ پر سائبان میں بٹھا دیا اور سب سے تیز رفتار اونٹنی وہاں باندھ دی اور کہا کہ ہم تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے۔ ہمیں اپنی موت کا کوئی غم نہیں ہمیں آپؐ کا خیال ہے۔ ہم اگر مر گئے تو اسلام کا کچھ نقصان نہیں ہوگا لیکن آپؐ کے ساتھ اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم آپؐ کی حفاظت کا سامان کردیں۔ اگر خدانخواستہ ہم ایک ایک کر کے شہید ہوجائیں تو اس اونٹنی پر سوار ہوکر مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے بھائی آپکی حفاظت کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ان کی بات مانی اور نہ مان سکتے تھے لیکن یہ صحابہؓ کا ایک جذبہ تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ صحابہ میں سب سے زیادہ بہادر اور دلیر حضرت ابوبکرؓ تھے۔

جنگ بدر میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک علیحدہ چبوترہ بنایا گیا تو حضرت ابوبکرؓ فوراً ننگی تلوار لے کر کھڑے ہوگئے اور اس خطرے کے موقع پر آپؐ کی حفاظت کا کام سرانجام دیا۔

صبح کے وقت جب قریش آگے بڑھے تو آپؐ نے خدا کے حضور دعا فرمائی کہ اے اللہ! تُو نے جو نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا کر اور آج ہی ان کا خاتمہ کردے۔ جب قریش بدر کے میدان میں اُترے تو اُن میں سے ایک گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آکر پانی پینے لگا۔ اُن میں حکیم بن حزام بھی شامل تھے۔ اُس دن اُس حوض سے جس نے بھی پانی پیا وہ سب قتل ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے جو بعد میں مسلمان ہوگئے تھے۔ قریش کے آنے سے قبل آپؐ نے صحابہ کی صف بندی کروائی۔ آپؐ تیر کے ساتھ اشارہ کررہے تھے۔ مصعب بن عمیرؓ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ صفوں کے جائزے کے دوران جب آپؐ کا گزر سواد بن غزیہؓ کے پاس سے ہوا تو وہ صف سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ آپؐ نے اُن کے پیٹ پر تیر لگا کر فرمایا کہ سیدھے ہوجاؤ۔ سوادؓ نے کہا کہ آپؐ نے مجھے تکلیف دی ہے مجھے بدلہ دیں۔ آپؐ نے پیٹ سے کپڑا اُٹھا کر فرمایا بدلہ لے لو۔

حضرت سوادؓ آپؐ سے بغل گیر ہوگئے اور آپؐ کے جسم کا بوسہ لینے لگے اور کہا کہ میں نے چاہا کہ آپؐ کے ساتھ میرے آخری لمحات اس طرح گزریں کہ میرا جسم آپؐ کے جسم مبارک کے ساتھ مَس کرے۔

حضور انور نے فرمایا باقی انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ و پرنسپل و نگران مدرسۃ الحفظ ربوہ اور سعودی عرب کی ایک جیل میں دوران اسیری وفات پانے والے مکرم نور الدین الحصنی صاحب آف شام کی وفات پر دونوں مرحومین کے حالات زندگی اور جماعتی خدمات کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad